ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

ہری

چیتاونی

شری کلکی اوتار (حضرت امام مہدی) کا جنم ہو چکا ہے۔ کلی یگ ۱۹۴۳ء میں ختم ہو کر ستیہ یگ آنے والا ہے۔ ان برسوں میں دنیا میں بڑے بڑے خطرناک انقلاب ہونے والے ہیں۔ ان کی تفصیل سال وار دی گئی ہے۔ سناتن دھرم کے وید شاستروں کے علاوہ اسلام عیسائی۔ پارسی سکھ سب مذہبوں کی کتابوں کے حوالہ جات دیکر ثابت کیا گیا ہے۔ اس کی دھوم ہندوستان بھر میں ہو رہی ہے۔

مصنفہ

مشہور ودوان صاحب کشف طوطئی ہند پرم ہنس شری ۱۰۸ سوامی پنڈت

راج نارائن مرحوم جی ارمان دہلوی کھٹ شاستری جوتش بھوشن بھگتی یوگ آچاریہ لاہور

پبلشر اننت رام بھاٹیہ

مالک کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلر بازار سید مٹھا لاہور

قیمت آٹھ آنہ (۸) فروری ۱۹۴۰ء ۹۲ ہزار چھپنے کے بعد ۵ ہزار کاپی

हरि ओ३म् हरि ओ३म् हरि ओ३म् हरि ओ३म्

ضروری اعلان

ہماری عمر کا آخری حصہ ختم ہو رہا ہے۔ ہم یہ ضروری اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بعد ہماری یہ تازہ تصنیف کردہ کتب چیتاونی۔ بھگتی سار۔ نارائن ترنگ۔ دیوانِ الہام وغیرہ (ہندی۔ اُردو۔ گورمکھی۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں صرف لالہ اننت رام جی بھاٹیہ پروپرائٹر کرشنا اینڈ کو سید میٹھا بازار لاہور ہی چھپوا کر فروخت کر سکیں گے۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

راقم سوامی راج نارائن کھنٹ شاستری

حال لاہور یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء

پرنٹر و پبلشر لالہ [illegible] نے [illegible] لاہور میں چھپوایا۔



परम हंस १०८ श्री स्वामी पं० राजनारायण जी षट् शास्त्री प्रति
भयंकर महाकवी श्रमान देहलवी तृतीय हिन्द (गृहस्थावस्था में) १६३



परम हंस १०८ श्री स्वामी पं. [illegible] शास्त्री ज्योतिष भूषण
भक्ति योगाचार्य लाहौर (कीर्तन करते हुए सन १६३५ ई० में)

۱

اوم
شری کرشنائے نمہ
21-8-10

जयति विबुधभर्ता शर्म्मदो वासुदेवः

हरि # چیتاؤنی ॐ

यस्मिन् सर्वे यतः सर्वे यः सर्वे सर्वतश्चयः।
यस्य सर्वे मयो देवस्तस्मै सर्वात्मने नमः॥

کلی یُگ ختم ہو رہا ہے اور ستیہ یُگ آ رہا ہے شری کلکی اوتار کا جنم ہو چکا ہے۔

دُنیا میں قدرتی قاعدہ ہر مذہب اور ہر مُلک میں رائج ہے کہ جب پاپ بڑھتا ہے اور دھرم گھٹ جاتا ہے۔ تب تب کوئی غیبی طاقت اس خرابی کو دور کرنے کیلئے ظاہر ہوا کرتی ہے۔ ہندوؤں میں ہمیشہ سے اوتار آتے رہے ہیں مسلمان عیسائی پارسی وہابی وغیرہ ایسی طاقتوں کو پیغمبر کہتے ہیں مسلمانوں میں محمد صاحب کو آئے ہوئے۔ تیرہ سَو اٹھاون ۱۳۵۸ سال گذر چکے ہیں عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ کو آئے ہوئے ۱۹۳۹ سال گذر چکے ہیں۔ ہندوؤں میں زمانہ گذشتہ میں بہت اوتار آئے اب سے پانچہزار سال پہلے بھگوان کرشن کا ظہور ہوا تھا۔ ان سے بڑا اوتار نہ ہوتا ہی اور نہ آجتک ہوا ہے۔ ان کے بعد اب تک کئی طاقتیں ظاہر ہوئیں لیکن اب سنہ ۱۹۲۴ میں وہی بھگوان کرشن نے پھر اس پاپی دنیا کو ٹھیک کرنے کیلئے اوتار لیا ہے۔ مجھے اس کا گیان جب میں دہلی میں تھا ماہ لبا کد شکل پکش پرتی پدا الوم اتوار کی

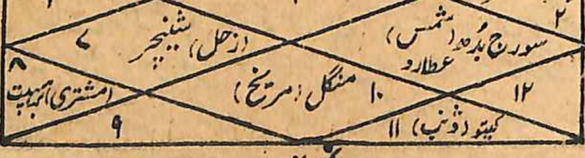
رآنکو سمادھی (عالم مراقبہ) ہُوا تھا۔ کہ کل بھگوان کرشن ہی کلکی نام اور روپ سے اوتار لینے والے ہیں۔ یہ معلوم کرکے میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی تھی۔ کیونکہ سب پنڈت لوگ شاستروں کے حوالے دیکر اور اپنے ترجموں کو پیش کرکے کہا کرتے تھے۔ کہ کلی یگ ۴ لاکھ بتیس ہزار ۴۳۲۰۰۰ برسوں کا ہے۔ اس یگ کے ختم ہونے پر کلکی اوتار آئیں گے۔ مجھے تعجب یہ ہوا تھا۔ کہ کیا کلی یگ کی اتنی طویل عمر ختم ہو چکی ہے۔ سمادھی میں مجھے جو حکم ہوا تھا میں اُسکو غلط نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ سامنے کی بات چیت تھی۔ اور پنڈتوں کے اس لمبے حساب کا بھی خیال کرنا تھا۔ بہر حال میں نے کئی مرتبہ غور کرنیکے بعد اس معاملے کی گہری تحقیقات ہر ایک مذہب کی کتابوں سے شروع کر دی۔ کیونکہ میں سنسکرت فارسی، عربی۔ اردو وغیرہ کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ عرصہ پیشتر کافی طور پر کر چکا تھا۔ اس لئے مجھے اس موقع پر تحقیقات کرنے میں بہت آسانی پیش آئی۔ میں نے شروع میں یہ تحقیقات مختصر طور پر ہندی میں لکھکر چھپوائی۔ بعد اسکے متعلق کتابی ثبوت اور حوالے زیادہ بڑھا دیئے تھے۔ اس کتاب کا نام چیتاونی رکھا۔ شروع میں ۱۰ ہزار کاپی مُفت تقسیم کی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء سے اس کے دام اسلیئے رکھے گئے کہ لوگ اسے دھیان سے پڑھیں گے۔ اور سنبھال کر بھی رکھیں گے۔ اور سنہ ۱۹۳۸ء میں یہ خیال کر کے کہ زمانہ بالکل نزدیک آگیا ہے اور میں بھی اس فانی دنیا میں اب دیر تک نہ رہ سکوں گا۔ میں نے جو باتیں پوشیدہ رکھی ہوئی تھیں۔ اُن کو بھی ظاہر کر دیا۔ لوگ مصر ہو رہے تھے۔ کہ اس کا ترجمہ پبلک کے سامنے رکھتا ہوں۔ تاکہ عوام اس کو غور سے پڑھ کر خاص واقفیت حاصل کر لیں۔ اور بیشمار فائدے اُٹھاویں۔

راج نارائن

کلکی اوتار کا جنم

سموت ۱۹۸۱ وکرمی مطابق ۱۹۲۴ء بیساکھ شکل پکش دوج تتھی پرم سوموار کرتکا نکھشتر ۳۰ گھڑی ۵ پل شوبھن یوگ ۱۵ گھڑی ۲۲ پل طلوع آفتاب ۱۴ گھڑی ۲۵ پل میکھ راشی میں سورج۔ سورج کے گزشتہ انس ۲۳ شری وشنو دشنتی دھاتری سموتسر سورج اُتراین موسم بسنت ایسے مبارک وقت میں ہر دو جہان کے مالک بھگوان کرشن نے ہی پاپ کا ناش اور دھرم کی حفاظت کرنے کے لئے جنم لیا۔ آپ ایک مہاتما براہمن خاندان میں شری پنڈت وشنو یش جی کے گھر میں سومتی ماتا کے بطن مبارک سے شمبھل میں جلوہ افروز ہوئے۔ کئی دیوتا وہاں ظاہر ہوئے تھے۔ اور شری برہما کے حکم سے پرشرام جی آپ کو مہندر پربت پر بنگال کی طرف معہ ماتا پتا لے گئے تھے۔ آپ جب سے وہیں ہیں۔ آپ کے

جنم کا زائچہ (جنم لگن)



نمونہ

جوتش کی مشہور کتاب رنویر جوتش مہانبندھ میں لکھا ہے۔ کہ اگر (اناچہ ہیں) جنم کنڈلی میں پانچویں یا نویں گھر میں شکر (زہرہ) یا برہسپتی (مشتری) ہو اور کیندر (یعنی پہلے چوتھے ساتویں اور دسویں ان میں سے کسی گھر میں اُچ کا شنیچر (زحل) ہو اور چر راشی کا لگن ہو۔ تو ایسے یوگ میں اوتار ہی کا جنم ہوا کرتا ہے۔ بھگوان کلکی کی جنم کنڈلی میں شنیچر برج شرف میں ہے۔ اور منگل اور سورج اور چندرماں یہ تینوں برج بھی شرف میں ہیں۔ یہ سب یوگ انسانوں کے نہیں پڑا کرتے۔

شمبھل کہاں ہے

شاستروں میں مقام کا نام شمبھل آتا ہے۔ نہ کہ سمبھل۔ لیکن پنڈتوں نے اپنی سخت ناواقفیت کی وجہ سے بھاگوت وغیرہ کتابوں میں شمبھل کا نام سمبھل کر کے لکھا ہے۔ کیونکہ ضلع مرادآباد میں ایک چھوٹا سا قصبہ سمبھل نام کا ہے۔ سارے پنڈت اُسی کو شمبھل کہتے ہیں۔ یہ اُن کی جغرافیائی ناواقفیت کا افسوسناک نمونہ ہے۔ اُن کے ترجموں کو پڑھ کر عام ہندو بھی سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں کافی تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ کلکی پران میں لکھا ہے۔ کہ شمبھل ۲۸ کوس میں آباد ہوگا۔ لیکن یہ ضلع مرادآباد کا شمبھل آدھ کوس میں بھی نہیں ہے۔ لہذا شاستر کے مطابق بھگوان کا جنم استھان شمبھل یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح کلکی

پُران میں لکھا ہے۔ کہ شمبھل کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہوگا۔ لیکن یہ ضلع مُراد آباد کا ایسا نہیں ہے۔ میں نے اس کا پتہ گہری تحقیقات سے لگایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گوبی کا مشہور ریگستان چین کے شمال میں ہے۔ اُس کے نیچے کھاڑی لیاؤٹنگ ہے۔ مشرق میں کوریا ہے۔ مشرق اور شمال میں منچوریا ہے۔ وہاں شمبھل ہے۔ جہاں کلکی بھگوان نے جنم لیا ہے۔ وہاں پہلے چاروں طرف سمندر تھا۔ اور پہاڑ بھی تھے۔ آج کل ریت ہے۔ اس ریت کے پہاڑ ہوا سے اُڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے آتے رہتے ہیں۔ باہر کا کوئی انسان ریت میں دب جانے کی وجہ سے اس شمبھل میں نہیں جا سکتا۔ اس شمبھل کو موجودہ ساتویں منونتر کے چلانے والے وہی ویوسوت منو نے آباد کیا تھا۔ پہلے پہل گوبھی سمندر کے کنارے آبادی ہوئی تھی۔ بعد میں وہاں شمبھل نام شہر آباد کیا گیا تھا۔ سویڈن کے مشہور محقق سر سوین ہیڈن نے لکھا ہے۔ اور یہ سب اپنی تحقیقات کتابی صورت میں چھپوائی ہے دوسرے کنارے کی طرف اس سے زیادہ آبادی بس گئی تھی۔ وہاں کئی پہاڑ بیس میل تک پھیلے ہوئے تھے۔ اور بیچ پہاڑیوں کے بیچ میں بڑی بڑی گھاٹیاں سمندر تک پھیل رہی تھیں۔ یہ سارا علاقہ شمبھل کہلاتا ہے۔ مسز اینی بسنت نے بھی اپنی کتاب میں اس مضمون پر بہت کچھ لکھا ہے۔ برہما کے لڑکے سنک سنندن ، سنت کمار اور سناتن ، اسی شمبھل میں رہتے ہیں۔ مرو اور مہرشی بھر گو موجودہ ویوسوت منو۔

(دیواپی) مُرو مہاراج بھگوان رام کی نسل سے مُرو اور بھیشم پتامہ کے چچا دیواپی مہرشی بھرگو۔ اور کئی مہرشی ابھی تک وہاں رہتے ہیں۔ ہر ساتویں برس وہاں مہرشیوں کی سبھا لگتی ہے۔۔ اُس میں شری سنت کمار جی کا اُپدیش ہوتا ہے۔ سرسوین ہیڈن سویڈن کے رہنے والے ۱۸۹۹ء میں وہاں گئے تھے۔ ان کے سب چالیس ساتھی ریت کے طوفان میں دب کر مر گئے تھے۔ انہوں نے آکر یہ سب حالات لکھے تھے۔ ان کی یہ چھپی ہوئی کتاب مشہور کتب فروشوں سے ملتی ہے۔

شمبھل سمبھل نہیں ہے ہاں ہاں ایں

کلکی پُران میں آتا ہے۔ کہ شمبھل سات یوجن یعنی ۲۸ کوس میں پھیلا ہوا ہے۔ لیکن ضلع مُراد آباد قصبہ سمبھل ایک کوس میں بھی نہیں ہے۔ بھگوان کا جنم استھان شمبھل ایشیا میں ہے۔ بھگوان کو وہاں جنم لیتے ہی برہما کے حکم سے پرسرام جی اُن کے ماں باپ سمیت اپنے آشرم مہندر پربت پر لے گئے ہیں۔ ہندی کی جنتریوں یعنی پنچانگوں میں کلکی اوتار کا جنم ماہ ساون میں لکھا ہے۔ وہ بھی غلط ہے۔ مدت سے اس طرح سے کلکی جینتی بھی غلط ہو رہی ہے۔ کلکی پُران میں آپ

کا جنم ماہ بیسیاکھ میں لکھا ہے۔ اس طرح پنڈتوں نے اپنی ناواقفیت کے باعث بڑی گڑبڑ کر رکھی ہے۔

کلی یگ کب سے چلا

شریمد بھاگوت سکند ۱۲ ادھیائے ۲ شلوک ۳۱- ۳۲- ۳۳ میں آتا ہے۔ کہ جب سات رشی مگھا نکھشتر میں آئے تھے۔ تب کلی یگ شروع ہوا تھا۔ اور جب سات رشی پوروا کھاڈا نکھشتر میں آچکیں گے۔ تب بارہ سو درشوں میں کلی یگ کی ترقی نند راجہ کے زمانہ میں شروع ہو جائے گی۔ اور جب بھگوان کرشن اس دنیا سے اپنے مقام کو گئے۔ اُسی وقت سے یہ کلی یگ چل پڑا۔

یہ سات رشی آج کل کرتکا نکھشتر میں ہیں۔ ہر ایک نکھشتر میں سو برس تک رہتے ہیں۔ مگھا میں آئے تھے۔ تب کلی یگ شروع ہوا تھا۔ مگھا سے ریوتی نکھشتر تک ۱۸ نکھشتر ہوئے اشونی سے گنو۔ ریوتی تک ۲۷ نکھشتر ہوئے۔

۱۸ = ۲۷ + ۴۵ - پھر اشونی سے گنو تو کرتکا تک ۳ ہوئے ۴۵ + ۳ = ۴۸ ہوئے۔ اس حساب سے کلی یگ کو شروع ہوئے ۴۸۰۰ برس ماہ ساون اماوش تتھی سموت ۲۰۰۰ وکرم میں ختم ہوں گے۔ پھر وہ روہنی نکھشتر میں آویں گے۔ اس طرح

بھی کلی یُگ سموت ۲ ہزار میں ختم ہو جائے گا۔ اور سنسکرت پترو ں میں کلی یُگ سموت ۵۰۳۶ دیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ آج کل وہ کل یگی سموت ۴۷۹۶ ہے۔ اُس کے مطابق سموت وکرمی ۱۹۹۶ ہے۔

کلی یُگ کب ختم ہو گا۔

بھاگوت ۱۲-۲-۳۱-۳۲ میں لکھا ہے۔ کہ کلی یُگ ۴۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ کلی یُگ اب سے ۴۰۰ برس پہلے ختم ہو چکا ہے۔ تب سے اُس کا سندھیانس چل رہا ہے۔ یہ بھی سموت ۲ ہزار وکرمی میں ختم ہو جائے گا۔ کلی یُگ کے ٹھیک ختم ہونے کا وقت بھاگوت سکند ۱۲۔ ادھیائے ۲ اشلوک ۲۴ میں یہ آتا ہے۔ کہ جب چندرماں سورج اور برہسپتی پُکھ نکھشتر کے دن ایک راشی میں برابر کی حالت میں آئیں گے۔ تب کلی یُگ ختم ہو جائے گا۔ یہ پورا یوگ سموت ۲۰۰۰ وکرم ماہ ساون مطابق یکم اگست ۱۹۴۳ء کو آنے والا ہے۔ کاشی کا دس برس کا پنچانگ چھپ چکا ہے۔ اُس میں ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ ان گرہوں کی برابر کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ سب پُکھ نکھشتر کے چوتھے چرن کے آخری حصے میں کرک راشی میں آئیں گے۔ اُس دن ۱۷ گھڑی ۵۳ پل سے کچھ پہلے ہی کلی یُگ ختم ہو گا۔ اور پورے چار پاد دھرم

والا ست یُگ شروع ہو جائے گا۔ ایسا پُورا یوگ ابھی تک نہیں آیا۔ بھاگوت کے ٹیکہ کار پنڈت شری دھر نے اس اشلوک پر لکھا ہے۔ کہ ایسا یوگ تو ہر ۱۲ برس یا ۲۴ برس یا ۳۶ برس میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن اس اشلوک میں لفظ سم (सम) کا مطلب یہ ہے۔ کہ اُس دن وہ تینوں ستارے ایک ساتھ ہی کچھ نکھشتر اور کہ کی راشی میں برابر کی حالت میں آوینگے۔ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شری دھر پنڈت تو ہوں گے، لیکن جوتش (نجوم) نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ تینوں تو دور کنار رہے۔ دو گرہ بھی ایک راشی میں ایک ساتھ نہیں آ سکتے اور نہ یہ یوگ ہر ۱۲ یا ۲۴ یا ۳۶ برس میں آتا ہے۔ یہ پنڈتوں کی بڑی بھاری بھول ہے۔ کلی یُگ کے شروع کی چار سو برسوں کی سندھیا ختم ہو چکی ہے۔ اُس کے بعد ۴۰۰۰ برسوں کا کلی یُگ بھی ختم ہو چکا ہے۔ اب ۴۰۰ برسوں سے سندھیانش چل رہا ہے۔ وہ سموت ۲ ہزار وکرم میں ختم ہونے والا ہے۔ کلی یُگ کا خاص دھرم بھگتی ہوتا ہے۔ وہ کلی یُگ میں ختم ہو چکا ہے۔ اُس میں رامانُج۔ نمبارک گوسائیں پُورن۔ سورداس۔ کبیر۔ تلسی داس رہداس وغیرہ سینکڑوں پرم بھگت ہو چکے ہیں۔ اور سندھیانش میں ایک دھرم نہیں رہا کرتا۔ اسی کارن آج کل سینکڑوں مت متانتر چل پڑے ہیں۔ لیکن کلی یُگ ہی کا سندھیانش ہے۔ اِس لئے اس میں بھگتی سے ہی انسانوں کا کلیان ہو گا۔

کلی یُگ کے شروع ہونے سے اب تک ایسا یوگ نہیں پڑا ہاں کچھ ملتا ہوا یوگ سموت ۱۹۷۶ وکرمی میں پڑ چکا ہے۔ تب

ساون کی اماوش کو پکھ نکھشتر تھا۔ اور کرک راشی میں سورج چندرما اور برہسپتی بھی تھے۔ مگر اشلوک کے مطابق وہ تینوں ستارے برابر کی حالت میں نہیں تھے۔ پکھ نکھشتر کے تیسرے چرن میں چندرماں تھا۔ گویا بھاگوت کا یوگ پورا نہیں بن سکا تھا۔ لیکن ساون کی اماوش سموت ۲ ہزار وکرمی کو تینوں گرہ کرک راشی میں اور پکھ نکھشتر کے چوتھے ہی چرن میں آجائیں گے۔ اس لئے وہ پورن یوگ ہے۔ تب سے ہی کلی یگ ختم ہو کر ست یگ آجائیگا۔

سرشٹی سموت

آج کل جو سرشٹی سموت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ۳ ۴ برس لکھا جاتا ہے۔ وہ بھی غلط ہے۔ ٹھیک حساب یہ ہے۔ دیکھو منوسمرتی ادھیائے پہلا اشلوک ۶۹ سے ۷۲ تک میں یہ لکھا ہے۔ کہ چاروں یگ بارہ ہزار ۰۰ ۱۲ برسوں کے ہوتے ہیں۔ یہ دیوتاؤں کے ایک یگ کے برابر ہیں۔ اور دیوتاؤں کے ایسے ہزار یگوں کے برابر برہما کا ایک دن ہے۔ یہی سرشٹی کی میعاد ہے۔ تو ۱۲۰۰۰ ہزار کو ۱۰۰۰ ہزار سے ضرب دی تو ایک کروڑ بیس لاکھ ۱۲۰۰۰۰۰۰ برس ہوئے۔ اتنا سرشٹی سموت ہے۔ پنڈتوں نے بڑی بھول سے اس کو اربوں برسوں کا کر رکھا ہے۔ آدھی سے کچھ زیادہ سرشٹی گزر چکی ہے۔ اور آدھے سے کچھ کم باقی ہے۔ یہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰ برس ہیں۔ ان کو ۳۶۰ سے گنا کر کے

دن بناؤ۔ تب ۴ ارب ۲ ۳ کروڑ آویں گے۔ لیکن یہ دن ہیں۔ برس نہیں۔ آج کل ان کو بھول سے برس سمجھا جاتا ہے۔

کلی یگ میں کیا کیا ہوگا

بھاگوت سکند ۱۲ وادھیائے ایک اشلوک ایک سے ۳۹ تک میں ترشش گرونڈ ماؤن اور شنگ وغیرہ اقوام کا ذکر کر کے اشلوک ۴۰ میں ویاس جی نے لکھا ہے۔ کہ سب راجے ایک ہی وقت میں ہوں گے۔ گویا ان اقوام کے بادشاہ دنیا پر حکومت کر رہے ہوں گے۔ تب کلی یگ ختم ہوگا۔ لیکن عام پنڈت لوگ اس اشلوک کا مطلب نہ سمجھ کر کہا کرتے ہیں۔ کہ ابھی تو بھاگوت میں لکھے ہوئے ان سب راجاؤں کا راج ہوگا۔ تب کلی یگ ختم ہوگا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ ان اقوام کے راجے حکومت کر رہے ہوں گے۔ تب کلی یگ ختم ہوگا۔ ترشش ترکوں کو کہتے ہیں۔ گرونڈ انگریز ہیں۔ ماؤن جاپانی۔ شنگ چینی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ پنڈت لوگ گرونڈ قوم کو ملکہ وکٹوریہ سے لیتے ہیں۔ یہ ان کا پاگل پن ہے۔ سنسکرت میں انگریز قوم کو گرونڈ لکھا ہے۔ اس قوم کا سلسلہ صوفیہ کے لڑکے جارج اول۔ GEORGE I OF ENGLAND AND ELECTOR OF HONOUR سے سن ۱۷۱۴ء سے چلا ہے۔ ان کا سلسلے وار شمار اس طرح سے

ہے۔

(۱) جارج اول ۱۷۱۴ء سے لیکر ۱۷۲۷ء تک

(۲) جارج دوئم ۱۷۲۷ء سے لیکر ۱۷۶۰ء تک

(۳) جارج سوئم ۱۷۶۰ء سے لیکر ۱۸۲۰ء تک

(۴) جارج چہارم ۱۸۲۰ء سے لیکر ۱۸۳۰ء تک

(۵) ولیم چہارم ۱۸۳۰ء سے لیکر ۱۸۳۷ء تک

(۶) ملکہ وکٹوریہ ۱۸۳۷ء سے لیکر ۱۹۰۱ء تک

(۷) ایڈورڈ ہفتم ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۱۰ء تک

(۸) جارج پنجم ۱۹۱۰ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک

(۹) ایڈورڈ ہشتم ۱۹۳۵ء سے لیکر ۱۹۳۶ء تک

(۱۰) جارج ششم ۱۹۳۶ء سے راجیہ کر رہے ہیں۔

بھاگوت سکند بارہ ادھیائے ایک اشلوک ۳۰ میں آتا ہے۔ کہ دس گرونڈ راجہ ہوں گے۔ پنڈت لوگ اپنی بیوقوفی سے دس گرونڈوں کا شمار ملکہ وکٹوریہ سے لیتے ہیں۔ انگریز جاتی کو سنسکرت میں گرونڈ کہتے ہیں۔ اس حساب سے آج کل جو ہمارے بادشاہ جارج ششم ۱۹۳۶ء سے راج کر رہے ہیں۔ یہ اس گرونڈ قوم کے دسویں بادشاہ ہیں۔ دس گرونڈ راجاؤں کی یہی تعداد بھاگوت میں مہرشی ویاس نے لکھی ہے۔ گویا موجودہ شہنشاہ ہند جارج ششم دسویں گرونڈ ہیں۔ یہ ایک با اقبال اور عقلمند حکمران ہوں گے۔ اس ورش لنڈن پہ ہولناک مصیبت آوے گی۔ یہ وہ زمانہ ہوگا کہ موجودہ بادشاہ

ہیں سے کوئی نہیں رہیگا۔ جاپان۔ جرمن۔ پیرس۔ اٹلی۔ ٹرکی۔ امریکہ وغیرہ بہت سے دیس تباہ ہو جا ئینگے۔ ملک عرب کی بہت بُری حالت ہو گی۔ کئی جگہ سمندر پھیل جائے گا۔ ہندوستان میں کئی مقامات تباہ ہوں گے۔ اور پنجاب بہت برباد ہو جائے گا۔ اس کے بعد شری کلکی اوتار آکر دنیا میں امن قائم کریں گے۔ اس لئے دنیا کے لوگوں کو ابھی سے شانتی سے رہتے ہوئے۔ بھگوان کی بھگتی کرنی چاہیئے۔ بُرے اعمال بالکل چھوڑ دینے چاہئیں۔

کلکی یُگ میں اور جو کچھ ہو گا۔ وہ بھاگوت میں مہرشی ویاس اس طرح لکھتے ہیں۔ دیکھو بھاگوت سکند ۱۲۔۲ اشلوک ایک سے ۵ انک۔ (۱) آئیندہ کلی یُگ کے اثر سے دن بدن دھرم سنتیہ پوترتا۔ معافی۔ مہربانی۔ عمر۔ طاقت۔ یادداشت کا آہستہ ناش ہوتا جائے گا۔ (۲) کلی یُگ میں دولت ہی انسانوں کی عزت سمجھی جائے گی۔ دولت دھرم اور انصاف کا باعث ہو گی۔ (۳) آپس کی محبت ہی عورت اور مرد کی شادی کا باعث سمجھی جائے گی۔ خاندان اور گوتر وغیرہ کو عام طور پر نہیں دیکھا جائے گا۔ خرید و فروخت کے کام میں دھوکہ بازی بہت ہو گی۔ مجامعت کی چالاکی ہی خاندانی عزت کا باعث ہو گی۔ خاندان کو نہیں دیکھا جائے گا۔ بگیہ پویت (زُنار یا جینئو) ہی براہمن کی پہچان رہ جائے گی۔ (۴) مرگ چھالہ اور کپڑے ہی سنیاسی کی پہچان ہو گی۔ دھن دینے کی طاقت نہ ہونے پر

انصاف میں لوگ ہارے جائینگے۔ چالاکی سے بہت بولنے والا ہی پنڈت سمجھا جائے گا۔ (۵) بناوٹ رکھنے والا سادھو مانا جائے گا۔ غریب کو نیچ سمجھا جائے گا۔ آپس میں اقرار کرنے پر ہی شادی کی جائے گی۔ نہانا ہی جسم کا سِلار سمجھا جائے گا۔ (۶) دُور کا جل استھان ہی تیرتھ سمجھا جائے گا۔ گورو اور باپ وغیرہ کو لوگ تیرتھ نہیں مانیں گے۔ حالانکہ یہ گورو کو کہتے ہیں۔ سر پر کئی طرح کے بال رکھ لینا خوبصورتی سمجھا جائے گا۔ پیٹ بھرنا ہی بڑی بھاری ہمت سمجھی جائے گی۔ بے شرمی سے زور سے بولنے والا آدمی سچا سمجھا جائے گا۔ (۷) خاندان کا پالن کرنا ہی بڑی بھاری عقلمندی مانی جائے گی۔ اپنی عزت اور شہرت کے لئے لوگ دھرم پر عمل کریں گے۔ (۹-۸) جو کوئی طاقتور ہو گا۔ وہی باعزت سمجھا جائے گا۔ لیٹرے۔ ظالم۔ راجہ اپنی رعایا کے دھن اور عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ ایسے لوٹے ہوئے لوگ اپنے مقامات کو چھوڑ کر باہر چلے جائیں گے۔ وہاں بڑی مشکل سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ (۱۰) لوگ بارش نہ ہونے اور راجاؤں کے لگائے ہوئے طرح طرح کے محصولوں سے اور آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے برباد ہو جائیں گے۔ (۱۱) بہت لوگ بھوک پیاس اور کئی طرح کی بیماریاں اور تفکرات کے باعث تکلیف میں مبتلا ہو جائیں گے۔ کلی یُگ میں انسانوں کی عمر کا اوسط بیس سے تیس برس تک رہیگا۔ (۱۲) لوگوں کے

جسم چھوٹے چھوٹے ہو جائیں گے۔ ورن آشرم دھرم تباہ ہو جائے گا۔ (۱۳) لوگ ناستک بہت ہوں گے۔ راجے اپنا دھرم چھوڑ دیں گے۔ لوگ ضرورت کے بغیر ہی جھوٹ بولیں گے۔ (۱۴) براہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودروں کی طرح ہوں گے۔ گائیں اور دیگر حیوانات چھوٹے چھوٹے ہو جائیں گے۔ سنیاسی اور سادھو لوگ دنیا داروں کی طرح رہیں گے۔ اپنی بیوی کے باپ بھائی ہی کو اپنا سگا سمبندھی (خاص رشتہ دار) مانا جائے گا۔ (۱۵) پیداوار تھوڑی ہو جائے گی۔ درخت چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ بادلوں میں پانی تھوڑا رہ جائے گا۔ بجلی کی چمک بہت ہو گی۔ اور بارش اتنی نہیں ہو گی۔ گھروں میں مہمان نہیں ٹھہریں گے۔ لوگ کم عقل کم بخت زیادہ کھانے والے اور غریب ہو کر بھی عیاشی میں زیادہ لگے رہیں گے۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی زناہ کار بہت ہوں گی۔ (۳۲) چوریاں بہت ہوں گی۔ ویدوں کو پاکھنڈی لوگ ملاوٹ کر کے بدنام کر دیں گے۔ براہمن صرف پیٹ بھرنے اور بدچلنی میں ہی لگے رہیں گے۔ کھتری ویش شودر اپنا دھرم چھوڑ دیں گے۔ (۳۳) برہمچاری اپنے آشرم اور چال چلن سے خالی ہو جائیں گے۔ گرہستی لوگ بھی بھیکھ مانگیں گے۔ سادھو لوگ بن چھوڑ کر آبادی میں آ جائیں گے۔ اور زناکاریوں میں لگے رہیں گے۔ سنیاسی دھن کے لئے بڑے لالچی ہوں گے۔ (۳۴) عورتیں ٹھگنی اور بہت کھانے والی اور بہت اولاد

والی لڑاکی اور بے شرم ہوں گی۔ عورتیں اپنے خاوندوں سے بھی چھل کپٹ کریں گی۔ (۳۵) بیوپاری لوگ چھل فریب سے لین دین (تجارت) کریں گے۔ لوگ تکلیف اور مجبوری نہ ہونے پر بھی نیچ کرموں سے دھن کمائیں گے۔ (۳۶) نوکر لوگ اچھے خاندان کے مالک کو بھی چھوڑ دیں گے۔ دودھ نہ دینے والی گئوؤں کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (۳۷) مجامعت کی وجہ سے عورت سے محبت کرنے والے لوگ اپنے ماں باپ کو بھی چھوڑ دیں گے۔ بیوی کے رشتہ داروں سے محبت رکھیں گے۔ (۳۸) تپسیوں کا لباس پہن کر نیچ لوگ دان لیا کریں گے۔ دھرم نہ جاننے والے پنڈت اونچے آسن پر بیٹھ کر لوگوں کو اپدیش دیا کریں گے۔ (۳۹-۴۰) بارش نہ ہونے کے باعث قحط۔ راجاؤں کے محصول لگانے سے رعایا پریشان ہو کر جنگلی سی نظر آئے گی۔ (۴۱) لوگ تھوڑے سے دھن کے لئے بھی دشمنی کریں گے۔ ذرا سے لالچ پر اپنے رشتہ داروں کو بھی مار دیں گے۔ اور اپنی جان بھی کھو دینگے۔ (۴۲) زناکاری اور پیٹ پالنے کے لئے لوگ اپنے ماں باپ اور اولاد کو بھی چھوڑ دیں گے۔ (۴۳) کلی یگ میں لوگ ویدوں کے خلاف چل کر ان سب کے مالک بھگوان کی پوجا تک نہیں کریں گے۔ جن کے قدموں میں تینں لوکوں کے مالک برہما جی دھیان لگائے ہوئے ہر وقت نمسکار کرتے رہتے ہیں۔

یہ سب باتیں بھی پوری ہو چکی ہیں۔ اب کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ جو نہ ہوئی ہو۔ اس طرح بھی کلی یگ کا خاتمہ سمجھنا چاہیئے۔ کلکی پران میں لکھا ہے۔ کہ "کلی یگ کے ختم ہونے پر ندیاں کناروں پر بہنے لگیں گی"۔ کلی یگ کے خاتمہ کا یہ بڑا بھاری ظاہری ثبوت ہے۔ گنگا وغیرہ ساری ہی ندیاں سب پاٹ چھوڑ کر کناروں پر ہی بہہ رہی ہیں۔

چند خاص نشانات

یگ بدلنے سے کچھ پہلے کئی طرح کی حیرت انگیز باتیں ہوا کرتی ہیں۔ وہ بھی ہو رہی ہیں۔ خون کی بارش کئی مقامات پر ہو چکی ہے۔ پتھروں کی بارش ہوئی الہ آباد میں سورج کو دو بار گھومتا ہوا۔ اور اُس میں دھواں نکلتا ہوا دیکھا گیا۔

اُلٹے دھرم کرم

بھاگوت وغیرہ شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ کلی یگ ختم ہونے پر دھرم کرم اُلٹے ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ ہو رہے ہیں۔ وید پڑھے براہمن بھی اُلٹے راستے پر چل رہے ہیں۔ اور لوگوں کو جلا رہے ہیں۔ مرے ہوئے پتروں کے شرادھ تو ٹھیک ہیں۔ لیکن پنڈت

لوگ اُلٹا کرا رہے ہیں۔ جو لوگ مرکر پھر اس دنیا میں جنم لے لیتے ہیں۔ اُن کا بھی شرادھ ہو رہا ہے۔ شرادھ صرف پتروں ہی کا ہوتا ہے۔ اور پتر وہ ہو سکتے ہیں۔ جو تمام عمر بڑے بڑے یگیہ کرتے ہیں۔ دان دیتے ہیں۔ کنوئیں۔ تالاب۔ دھرم شالہ اور ودیالہ بناتے ہیں۔ پر اُپکار کرتے ہیں۔ جپ، تپ، یوگ اور ایسے ہی کاموں میں زندگی گزارتے ہیں۔ ایسے لوگ مرکر پتری یان مارگ سے سورگ لوک جاتے ہیں۔ اور پتر کہلاتے ہیں۔ شرادھ صرف ان ہی کا ہوتا ہے۔ دیکھو۔ چھاندوگیہ اُپنیشد ۵-۱۰-۳-۴ اور برہدارنیک اُپنیشد ۶-۲-۶ گیتا میں بھی ان پتروں کا ذکر آتا ہے۔ اور جو انسان مرکر اسی دنیا میں جنم لے لیتے ہیں۔ ان کا شرادھ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ آج کل پنڈت لوگ کرا رہے ہیں۔ ہاں اُن کے مرنے کی تاریخ پر کوئی اُن کے لئے دان کرے۔ تو اُن مرے ہوئے جیووں کو ضرور ملے گا۔ لیکن اس کو شرادھ نہیں کہتے۔ کچھ ودوان پنڈت شرادھ کا قاعدہ جانتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصے سے ناواقفیت کے باعث جو شرادھ کا طریقہ چل پڑا ہے۔ اُس کو بند نہیں کرتے۔ شرادھ ٹھیک نہ کرا کے براہمن لوگ پاپ کر رہے ہیں۔ کلکی پُران میں لکھا ہے۔ کہ کلی یُگ کے براہمن پتت (پاپی) ہوں گے۔ دیوی بھاگوت پُران میں تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ پچھلے دواپر یُگ میں جو لوگ راکشش ہوں گے۔ وہ کلی یُگ میں پتت براہمن بنینگے۔ کلی یُگ میں اِکا دُکا کوئی سچا براہمن ہوگا۔ باقی سب راکشش ہوں گے۔ شرادھ میں ہَوَن ہوتا ہے۔ پنڈ دیئے جاتے ہیں۔ پتروں کو سورگ

لوک سے بلایا جاتا ہے۔ وہ سورج کی کرنوں سے آتے ہیں۔ ان کی کرپا سے سنتان ہو جاتی ہے۔ دھن بڑھ جاتا ہے۔ بعد میں برہم بھوج ہوتا ہے۔ آج کل براہمنوں نے صرف اپنے کھانے پینے کا دھندا بنا رکھا ہے۔ اور ہر مرے ہوئے کا شرادھ کرا لیتے ہیں۔ یہی حالت مورتی پوجا وغیرہ سدھانتوں کی ہو رہی ہے۔

کلی یگ کی ٹھیک مدت کیا ہے

منوسمرتی ادھیائے ایک اشلوک ۶۷ سے ۷۰ تک میں چاروں یگوں کی مدت یہ لکھی ہے۔ کلی یگ ۴۸۰۰ برس دواپر یگ ۳۶۰۰ برس تریتا یگ ۲۴۰۰ برس۔ ست یگ ۱۲۰۰ برس منوسمرتی کے ایک بھاشہ کار راجہ میدا انتھی نے اس خیال سے کہ ست یگ کی مدت سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ حساب یوں لکھا ہے۔

ست یگ	۴۸۰۰	برسوں کا	
تریتا یگ	۳۶۰۰	”	”
دواپر یگ	۲۴۰۰	”	”
کلی یگ	۱۲۰۰	”	”

اُس نے سوچا ہوگا۔ کہ کلی یگ تو آج تک ہی کئی ہزار برسوں

کا گذر چکا ہے۔ پھر یہ ۱۲۰۰ برسوں کا نہیں ہو سکتا۔ تب اُس
نے بھاگوت سکند ۱۲۔ ادھیائے ۲ کے اس اشلوک کو دیکھا ہوگا
کہ "چار ہزار دِویہ दिव्य ورشوں کا کلی یگ ہے۔ پھر ست
یگ آئے گا۔ جو منش کے من اور آتما ہیں پر کاش کرے گا"
بھاگوت میں اس اشلوک سے پہلے ۲۳ صفحوں میں صرف کلی
یگ ہی کا ذکر ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اِسی کلی یُگ
کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ چار ہزار ورشوں میں ختم ہو گا۔
بعد میں ست یگ آئے گا۔ اس اشلوک میں لفظ دویہ दिव्य
آتا ہے۔ میدانتھی نے اس کا ترجمہ دیوتا کیا ہے۔ اور ابھی تک سب
پنڈت لوگ یہی کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک انسانی برس کے برابر
دیوتاؤں کا دن ہوتا ہے۔ یہ خیال کر کے میدانتھی نے غلطی سے
۱۲۰۰ برسوں کا کلی یگ سمجھ کر ۳۶۰ سے ضرب دیکر ۴ لاکھ
بتیس ہزار بنا دیا۔ اس کو دیوتاؤں کا دن سمجھا۔ یہ بالکل غلط
ہے۔ دویہ दिव्य کا ترجمہ دیوتا کیا ہے۔ جو کسی حالت میں بھی
نہیں ہو سکتا۔ دِویہ दिव्य سورج کو کہتے ہیں۔ دیوتا کو نہیں
کہتے۔ رِگ وید ایک۔ ایک سو چوسٹھ اور چھیالیس میں آتا ہے۔
کہ اگنی روپی سورج کو اندر۔ متر ورن کہتے ہیں وہی دویہ
سوپرن گرتمان۔ اگنی۔ یم اور ماترشوا کہتے ہیں" یہ منتر نرکت
کے دیوت کانڈ ۷۔ ۱۸۔ میں بھی آتا ہے۔ وہاں لکھا ہے۔ جو دن
میں ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کو دویہ दिव्य کہتے ہیں۔ یہ ظاہری
بات ہے۔ کہ دن میں سورج ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے دِویہ

نام سُورج کا ہے۔ رگ وید کے اِس منتر کا دیوتا ہی سُوریہ ہے۔
اِس کے علاوہ رِگ ویدا - ۱۶۳ - ۱۰ میں آتا ہے۔ کہ ایک آگ
کا گھوڑا ہے۔ اور نرکت نے اس منتر کی تشریح میں لکھا ہے۔
کہ " یہ سُورج کی تعریف ہے " یہ اتنی صاف بات ہے۔ کہ اور کسی
ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔ رگ وید میں اِسی سلسلے میں ۱-۱۶۴
کے دوسرے منتر میں آتا ہے۔ جس کی تشریح نِروکت نیگم کانڈ
۴ - ۲۷ میں یہ کی ہے۔ سات کرنیں ایک رتھ کو جوڑتی ہیں یدرتھ
آسمان ہے۔ ایک سات نام والا گھوڑا جو سُورج ہے۔ اُس کی
طرف سات کرنیں پانی کو جھکاتی ہیں۔ یعنی سات رشنی اس کی
تعریف کرتے ہیں۔ اس کے ایک برس کے ۳۶۰ دن رات
ہوتے ہیں۔ چھ ارے والے پہیے۔ چھ موسمیں ہیں۔ بارہ ادے
بارہ مہینے ہیں۔ ۳۶۰ کیلوں سے جوڑتے ہیں۔ یہ ۳۶۰ کیلیں
اُس کے دن اور رات ہیں۔ (رِگ وید ایک ۴ ۱۶۴ - ۴۸ کو بھی
دیکھو) ساری دُنیا اِس سُورج پر منحصر ہے۔ یہ سب سُورج ہی
کا مضمون وید میں چل رہا ہے۔ سُورج ہی سے دن رات بارہ
مہینے چھ موسم اور ۳۶۰ دنوں کی پیدائش بتائی ہے۔ اور
سُورج ہی کا نام دِویہ देवता ہے۔ دیاکرن (صرف نحو) سے بھی
دویہ देवता کو دیوتا نہیں کہتے۔ سُورج سِدھانت کتاب بھی یہی
کہتی ہے۔ دیاکرن (صرف نحو) سے دیوتا لفظ دوسرے قاعدہ سے
بنتا ہے۔ اور کُلّوک بھٹ نے منوسمرتی کے بھاشیہ میں اشلوک
۱ - ۱۷ کی ٹیکہ کرتے ہوئے پُورا کھنڈن کیا ہے۔ کہ یہ چار دل

گئیں کہ دیوتاؤں کے یُگ اور اُن کے برسوں کو دیو برس لکھا ہے۔ اس کا کھنڈن کُلوک بھٹ پانچ سو ۵۰۰ برس پہلے کر چکے ہیں۔ میدھا تتھی اور کلُوک بھٹ کے درمیان چھ سو برسوں کا عرصہ گزرا ہے۔ اِن چھ سو برسوں میں اُس زمانہ کے پنڈت لوگ آنکھیں بند کر کے میدھا تتھی کے پیچھے ہی چل پڑے تھے۔ کلُوک بھٹ کے کھنڈن کو پڑھ کر اس بیوقوفانہ غلطی کو بھی ٹھیک نہیں کیا۔ اور اب تک پنڈت لوگ اسی جہالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب قابل غور بات یہ ہے۔ کہ میدھا تتھی نے اُلٹا حساب لگا کر کلی یگ کو ۱۲۰۰ برسوں کا لکھا ہے۔ اور لفظ दिव्य دویہ کا ارتھ دیوتا کر کے ۱۲۰۰ کو ۳۶۰ سے ضرب دی۔ اس طرح کلی یگ کو ۴ لاکھ بتیس ۳۲ ہزار کا بنا دیا۔ لیکن لفظ دویہ दिव्य کے معنی کسی طرح بھی دیوتا کے نہیں ہوتے۔ تب کلی یگ کے ۱۲۰۰ برس ہی رہے لیکن کلی یگ کی مدت ۱۲۰۰ برس ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ سنسکرت پنچانگوں کے مطابق ہی کلی یگ کو اب تک ۵۰۰۰ برسوں سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ اس بات سے ہی صاف ظاہر ہے۔

کہ میدھا تتھی نے کلی یگ کی جگہ ست یگ سمجھ لیا تھا۔ در حقیقت ست یگ ۱۲۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ ترتیا ۲۴۰۰ برسوں کا۔ دواپر ۳۶۰۰ برسوں کا اور کلی یگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہے۔ یہ اب ختم ہو رہا ہے۔ بھاگوت کے اشلوک میں کلی یگ کے ۴ ہزار برس بتائے ہیں۔ اور اس کی سندھیا اور سندھیانش کے ۸۰۰ برس لکھے ہیں۔ اور وہی ۴۸۰۰ برس ہوئے۔

دیگر زبردست ثبوت

کلکی پُران ۳-۵-۱۲ میں لکھا ہے۔ کہ ۱۲ ہزار برسوں کے برابر چار یُگ ہوتے ہیں۔ یہ دیوتاؤں کے ایک یُگ کے برابر ہوتے ہیں۔ کہ ۴-۳-۲-۱ کو سلسلے وار ہزار سے شمار کرو

۱ - ۲ - ۳ - ۴

۱۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۳۰۰۰ - ۴۰۰۰

یہ ۴-۳-۲-۱ یُگوں میں دھرموں کے پاد یا چرن ہیں۔ ست یُگ میں پورے چار پاد یا چرن دھرم رہتا ہے۔ پھر دوسرے یُگوں میں ایک ایک پاد یا چرن کم ہوتا جاتا ہے۔ اس حوالہ سے ست یُگ کے ۴۰۰۰ برس ترتیا کے ۳۰۰۰ برس دواپر کے ۲۰۰۰ برس اور کلی یُگ کے ۱۰۰۰ برس ہوتے ہیں۔ اگلے اشلوک میں لکھا ہے۔ کہ جتنے ہزار برسوں کے یُگ ہوتے ہیں۔ اُتنے اُتنے سینکڑوں کی اُن کی سندھیا اور سندھیا نش کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ست یُگ ۱۲۰۰ برسوں کا ترتیا ۲۴۰۰ برسوں کا۔ دواپر ۳۶۰۰ برسوں کا اور کلی یُگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہوا۔

وِشنو پُران کے حوالے

اشلوک ۱۱ ”دِویہ ہزار برسوں سے ست یُگ ترتیا وغیرہ

کی تعداد ہے ۱۲۰۰۰ برسوں کی چتر یگی ہے۔ اُس کی تقسیم اس طرح سے ہے:-

اشلوک ۱۲ :- ۴-۳-۲-۱ کے سلسلے سے ست یُگ ترتیا۔ دواپر اور کلی یُگ ہیں۔ اُن کی تعداد ایک ہزار دو دیر [redacted] برسوں سے ہے۔

یہاں بھی ۴-۳-۲-۱ دھرم کے پادوں یا چرنوں کیساتھ ست یُگ۔ ترتیا۔ دواپر اور کلی یُگ کو سلسلے وار لکھا ہے۔ یعنی ۴ پاد یا چرن والا ست یُگ ہے۔ ۳ پاد والا ترتیا۔ ۲ پاد والا دواپر اور ایک پاد والا کلی یُگ ہے۔ ان کی تعداد بھی سلسلے وار۔

۴	۳	۲	۱
ست یُگ	ترتیا یُگ	دواپر یُگ	کلی یُگ
۱۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۴۰۰۰ ہے۔

اشلوک ۱۳ :- اُتنے ہی سینکڑوں کی سندھیا اور اتنی ہی سندھیانش ہے۔ ان دونوں کے بیچ کی تعداد کو یُگ کہتے ہیں۔

مطلب یہ ہے۔ کہ ۴ چرن دھرم والا ست یُگ ایک ہزار برس کا ہے۔ اس کی ۱۰۰ برس کی سندھیا اور ۱۰۰ برس کی سندھیانش ہے یہ کل ۱۲۰۰ برس ہوئے۔ اسی طرح مع سندھیا اور سندھیانش کے ست یُگ ۱۲۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ لیکن صرف ست یُگ ۱۰۰۰ برسوں کا ہے۔ اسی طرح ترتیا ۲۰۰۰ برسوں کا ہے۔ ۴۰۰ برسوں کی سندھیا اور سندھیانش ہے۔ کل ترتیا ۲۴۰۰ برسوں کا ہے۔ دواپر ۳۰۰۰ برسوں کا ہے۔ ۶۰۰ برسوں کی سندھیا اور سندھیانش ہے۔ کل ۳۶۰۰ برس ہوئے۔ کلی یُگ ۴۰۰۰ برس

کا ہے۔ ۴۰۰ برسوں کی سندھیا اور ۴۰۰ برسوں کا سندھیا لنش ہے۔ کُل کلی یگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔

شریمد بھاگوت مہا پُران کے حوالے

اشلوک ۳-۱۱-۱۹ میں آتا ہے۔ کہ "۴-۳-۲-۱- کو سلسلے وار ست یگ وغیرہ جانو۔ اُن کی تعداد ہزاروں اور سینکڑوں کو دو چند کرنے سے ہوتی ہے"

یہاں بھی وہی بات ہے۔ کہ ۴ پاد یعنی چرن دھرم والا ست یگ ۱۲۰۰ برسوں کا ۳ پاد دھرم والا دواپر ۴۰۰ ۳ برسوں کا ۲ پاد دھرم والا دواپر ۳۶۰۰ برسوں کا اور ایک پاد دھرم والا کلی یگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہے۔ اگلے اشلوک ۲۰ میں لکھا ہے۔ کہ ایک سو کی تعداد والے وقت سندھیا اور سندھیا لنش کے درمیان کو یگ کہتے ہیں۔ اُسی میں خاص دھرم ہوتا ہے۔ شلوک ۲۱ میں آتا ہے۔ کہ دھرم کے ۴ پاد یا چرن ست یگ میں انسانوں کے ہوتے ہیں۔ پھر دیگر یگوں میں ایک ایک پاد کا دھرم گھٹتا جاتا ہے۔ اس اشلوک میں صاف لکھا ہے۔ کہ چاروں یگ انسانوں کے ہوتے ہیں۔ دیوتاؤں کے نہیں ہوتے اور یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ ۴-۳-۲-۱- یہ دھرم کے پاد (چرن) یگوں کے مطابق ہیں۔ وہ گنتی کے ہندسے نہیں ہیں۔ دیوتاؤں کا صرف دن اور یگ ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے چار یگ نہیں ہوتے۔ اگر

ایسا مان لیا جائے۔ تو دیو لوک میں کلی یُگ بھی ہوتا ہو گا۔ اُس میں وہاں بڑے بڑے پاپ بھی ہوتے ہوں گے۔ اور دیو لوک میں ہر یُگ میں ایک ایک پاد دھرم بھی گھٹتا ہو گا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ دیو لوک میں ذرا سا بھی پاپ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں سُورج کی گتی (چال) ہی ایسی ہے۔ کہ اُس سے انسانوں کی دُنیا میں تو چار یُگ بنتے ہیں۔ لیکن دیو لوک میں بن ہی نہیں سکتے۔

دھرم کے چار پاد یعنی چرن

شریمد بھگوت اشلوک ۱۸ میں آتا ہے۔ ست یُگ میں انسانوں کے دھرم کے چار پاد یا چرن ہوتے ہیں۔ چار پاد یا چرن ہوتے ہیں۔ چار پاد یہ ہیں۔

سیتہ۔ دیا۔ تپ اور دان۔ اس اشلوک میں بھی انسانوں کا ذکر آتا ہے۔ نہ کہ دیوتاؤں کا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ سیتہ۔ دیا۔ تپ اور دان یہ دھرم کے پورے چار پاد یا چرن ست یُگ میں ہوتے ہیں تریتا یُگ میں ایک چرن دھرم ست کم ہو جاتا ہے۔ دیا۔ تپ۔ دان تین چرن رہ جاتے ہیں۔ دواپر یُگ میں دو پاد دھرم تپ اور دان رہتے ہیں۔ اور کلی یُگ میں صرف دان ہی دھرم ایک پاد رہ جاتا ہے۔ اس وجہ سے منوسمرتی میں آتا ہے۔ दानमेकं कलौ युगे

کلی یُگ میں صرف ایک دان ہی دھرم کا چرن ہے۔ اس واسطے

سنکلپ میں بھی آتا ہے۔ कलौ १को चरणे। پنڈتوں نے کچھ عرصہ سے ناواقفیت سے اس کو اس طرح کر دیا۔ کہ कलि प्रथमचरणे
یعنی کلی یگ میں دھرم پہلا چرن ہی ہے۔ بہر حال میں نے یہ ثابت کر دیا کہ یگ لاکھ برسوں کے نہیں ہوتے۔ صرف سینکڑوں برسوں کے ہوتے ہیں۔

منوسمرتی کے ثبوت

اب میں منوسمرتی کے ثبوت لکھتا ہوں۔ منوسمرتی ادھیائے ایک اشلوک ۶۵۔

ترجمہ۔ "سورج انسانوں اور دیوتاؤں کے رات دن کو تقسیم کرتا ہے۔ سونے کو رات اور کام کرنے کو دن ہے۔"

اس اشلوک سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آگے انسانوں اور دیوتاؤں دونو ہی کا حساب چلتا ہے۔ صرف دیوتاؤں کا نہیں۔ **اشلوک ۶۶** انسانوں کے ایک ماہ کے برابر پتروں کا ایک دن رات ہوتا ہے کرشن پکش دن کرم کرنے کو اور شکل پکش رات سونے کو ہے۔

یہاں انسانوں اور پتروں کا فرق صاف طور پر موجود ہے۔ **اشلوک ۶۷** انسانوں کے ایک برس کا دیوتاؤں کا ایک دن رات ہوتا ہے۔ چھ مہینے کا اُتراین دن ہے۔ اور چھ مہینے کا دکھشنائین رات ہے۔ یہاں انسانوں اور دیوتاؤں کا حساب بتایا گیا ہے۔ اور منوجی لکھتے ہیں۔

اشلوک ۶۸ کہ" برہما کے رات دن اور ایک ایک یُگ کا حساب اختصار سے کیا ہے۔ یعنی پتروں اور دیوتاؤں کا حساب پہلے کہا جا چکا ہے۔ اب جو یُگوں کا حساب آئے گا۔ وہ صرف انسانوں کا ہے۔ کیونکہ دیولوکوں میں ۴ یُگ نہیں ہوتے۔ ورنہ وہاں کلی یُگ بھی ہوگا۔ اور اُس یُگ میں پاپ بھی ہوگا۔ لیکن دیولوکوں میں پاپ نہیں ہوتا۔ اور نہ انسانوں کے یُگوں کا حساب ابھی تک بتایا گیا ہے۔ اس اگلے اشلوک کا بیج نہ جان کر ٹیکہ کاروں نے غلطی کھائی ہے۔ اب بڑے غور سے پڑھو۔ یہاں سے انسانوں کا حساب شروع ہوتا ہے۔ دیکھو منوسمرتی ۱-۶۹

اس اشلوک کا ٹھیک ارتھ نہ کر کے پنڈتوں نے بڑی بھاری غلطی کھائی ہے۔ اس کے سنسکرت شبدوں کا ٹھیک ارتھ ہم نے اپنی ہندی کی چیتاونی میں کیا ہے۔ اُردو میں ٹھیک نہیں آ سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ چار ہزار برسوں کا کلی یُگ ہوتا ہے پھر ست یُگ آتا ہے۔ اُس کی اُتنے سینکڑوں کی سندھیا ہوتی ہے اور اُتنے ہی سینکڑوں کی سندھیانش ہوتی ہے۔ اسی طرح کلی یُگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہوا۔

اشلوک ۷۰ کا ترجمہ یہ ہے

سندھیا اور سندھیانش کے ساتھ دوسرے تینوں یُگوں کی مدت ایک ہزار اور ایک سو سلسلے وار کم کرنے سے ہوتی ہے۔ یعنی ۴

ہزار میں سے ایک ہزار گھٹاؤ تو تین ہزار رہ گئے۔ ۴ سو برس کی سندھیا اور ۴ سو برس کی سندھیا نش سے ایک ایک سینکڑہ گھٹاؤ تو ۶ سو برس ہو گئے۔ یہ ۳۶۰۰ ورش دواپر کے ہوئے۔اسی طرح تریتا کے ۲۴۰۰ برس اور ست یگ کے ۱۲۰۰ برس ہوئے۔

اشلوک ۱۷۔ پہلے جو چار یگوں کو بتایا گیا ہے۔ اُن کے ۱۲ ہزار برسوں کے برابر دیوتاؤں کا ایک یگ ہوتا ہے۔ اب حساب لگاؤ۔ کلی یگ ۴۸۰۰ برس۔ دواپر یگ ۳۶۰۰ برس۔ تریتا ۲۴۰۰ برس۔ ست یگ ۱۲۰۰ برس۔ کل تعداد ۱۲۰۰۰ برس۔

جب چاروں یگ ہی ۱۲ ہزار برسوں کے ہوتے ہیں۔ تو ایک کلی یگ ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برسوں کا کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ پنڈتوں کا اوّل درجہ کا پاگل پن ہے۔ درحقیقت ۴ لاکھ ۳۲ ہزار یگوں کے دن ہیں۔ برس نہیں۔

کتاب سوریہ سدھانت ۱۔۱۵ میں بھی یہی آتا ہے۔ کہ ۱۲۰۰۰ برسوں کے چار یگ ہوتے ہیں؛

امر حقیقی یہ ہے۔ کہ دیوتاؤں کے برس نہیں ہوتے اُن کا دن رات ہوتا ہے۔ یا یگ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اشلوک ۱۷ میں آتا ہے۔

اگر راجہ میدانتھی اور آج کل کے پنڈتوں کے مطابق ہی ۴ یگوں کو دیویگ، اور اُن کے ۱۲۰۰۰ برسوں کو دیو ورش مانا جائے۔ اور اس اشلوک کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دیوتاؤں کے چاروں یگوں کے برابر دیوتاؤں کا ایک یگ ہوتا ہے؛؛

یہ ایسی بات ہوئی۔ کہ جس پر بیوقوف بھی ہنسیں تو بجا ہے۔
لیکن آج کل کے پنڈت اِسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ یہ اُن کی
بیوقوفانہ ہٹ دھرمی ہے۔

اگلے اشلوک ۲۷ کا ترجمہ یہ ہے۔ دیوتاؤں کے ایسے ہزار
یُگوں کا برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔ اور اتنی ہی رات ہے۔

اب حساب یہ ہوا۔ کہ ۴ یُگ ۱۲۰۰۰ برس کے ہوئے یہی
دیوتاؤں کا ایک یُگ ہے۔ اور ایسے ہزار دیو یُگوں کے برابر برہما
کا ایک دن ہوتا ہے۔ تو ۱۲۰۰۰ × ۱۰۰۰ = ۱۲۰۰۰۰۰۰ برس
ہوئے۔ اتنا برہما کا ایک دن ہے۔ برہما کے دن کے مقابلہ میں
ان کے بھی دن بناؤ۔ ۱۲۰۰۰۰۰۰ × ۳۶۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰
دن ہوئے۔ (۴ ارب ۳۲ کروڑ) لیعنی انسانوں کے ۴ ارب ۳۲
کروڑ دنوں کے برابر برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔ اسی کو سرشٹی سموت
یا ایک سرشٹی کی مدت کہتے ہیں۔ اور اتنی ہی برہما کی رات یعنی پرلیہ
ہوتی ہے۔

آج کل پنچانگوں (پتروں) اور عام کتابوں میں پنڈتوں نے ان
کو ورش لکھا ہے۔ یہ اُن کی بڑی بیوقوفی ہے۔ پنڈتوں نے دوسری
جگہ دنوں کو ورش لکھدیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو سوریہ سدھانت
ادھیائے ایک اشلوک ۲۰ - ۲۱

ترجمہ اشلوک ۲۰۔ اس طرح سے دیوتاؤں کے ہزار یُگوں کا
ایک کلپ ہوتا ہے۔ کلپ ایک دُنیا کو کہتے ہیں۔ یہی برہما کا ایک
ایک دن ہے۔ اور اتنی ہی رات ہے۔

ترجمہ اشلوک ۱۲۔ اُس برہما کی پوری عمر دن رات کے حساب سے ۱۰۰ برس ہے۔ آدھی عمر ختم ہو گئی ہے۔ موجودہ دنیا اُس کی اگلی آدھی عمر کا پہلا دن ہے۔

ان اشلوکوں میں کسی جگہ لفظ برس نہیں آتا۔ مگر اشلوکوں میں دن اور رات ہی کا ذکر ہے۔ لیکن تمام پنچانگوں (جنتروں) میں برہما کی عمر پنڈتوں نے ۱۰۰ برس کی لکھ رکھی ہے۔ دنوں کو برس بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح ۴ ارب ۳۲ کروڑ دنوں کا سرشٹی سموت ہوتا ہے۔ ان دنوں کو برس لکھ ڈالا ہے۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

سدھانت شرومنی کا حوالہ

جوتش کے مشہور عالم بھاسکر آچاریہ نے اپنی اس کتاب میں ایک اشلوک دیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

۴ لاکھ ۳۲ ہزار کو ۴-۳-۲-۱ سے ضرب دو۔ سلسلے سے سورج برس سے ست یگ وغیرہ کے یگوں کے پاد یا چرن ہیں یعنی ۴ کے ساتھ ۴۳۲۰۰۰ رکھو۔ اُن کو آگے ضرب دیتے جاؤ۔ ایسے ۴ پاد دھرم کا ست یگ ۴ لاکھ ۳۲ ہزار ہے۔

تین پاد دھرم کا تریتا یگ ۴۳۲۰۰۰ × ۳ = ۱۲۹۶۰۰۰ ہوا۔

دو پاد دھرم کا دواپر یگ ۴۳۲۰۰۰ × ۲ = ۸۶۴۰۰۰ ہوا۔

ایک پاد دھرم کا کلی یُگ = ۴۳۲۰۰۰ × ۴ = ۱۷۲۸۰۰۰ ہوا۔
یہ دن ہیں۔ برس نہیں ہیں۔ کیونکہ اشلوک میں सूर्यवत्सर
سوریہ ونتسر آتا ہے۔ اور یہ دن رات کا ہوتا ہے۔ پنڈتوں نے اس
کو سمجھا نہیں" ۔ مطلب یہ ہوا۔ کہ ۴ پاد دھرم والے ست
یُگ کے ۴۳۲۰۰۰ دن ہیں۔ ان کو ۳۶۰ سے تقسیم کیا۔ تو
۱۲۰۰ برس ہوئے۔ یہ ہی ست یُگ کی مدت ہے۔ اس طرح تریتا
یُگ کے ۸۶۴۰۰۰ دن ہوئے۔ ان کے ۲۴۰۰ برس ہوتے ہیں
اور دواپر یُگ کے ۱۲۹۶۰۰۰ دنوں کے ۳۶۰۰ برس ہوئے
کلی یُگ کے ۱۷۲۸۰۰۰ دنوں کے ۴۸۰۰ برس ہوئے۔ اس
اشلوک سے بھی چاروں یُگوں کے ۱۲ ہزار برس ہوتے ہیں۔
خاص بات یہ ہے۔ کہ برسوں کی جگہ یُگوں کا حساب دنوں
سے بنایا ہے۔ "सूर्याब्द" سوریہ آبد ایک دن رات
کو کہتے ہیں۔

سوریہ سدھانت کا ثبوت

اب سوریہ سدھانت سے تفصیل کے ساتھ یُگوں کی مدت
لکھی جاتی ہے۔ دیکھو سوریہ سدھانت ادھیائے اول اس
کے پہلے اشلوک میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۶۰ پل کی ایک ناڑی
ہوتی ہے۔ آگے پڑھو اشلوک ۱۲۔
۶۰ ناڑیوں کا ایک نکشتر اہورا تر (دن رات) کا ہوتا ہے ۳۰ اہو

راتر (دن رات) کا ایک مہینہ ہوتا ہے۔ سُورج کے طلُوع سے اگلے سُورج کے طلُوع تک کے وقت (دن رات) کو ساون بھوس کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام سنسکرت میں سُوریہ آید اور سُوریہ وتسر ہے۔ اشلوک ۱۳ کا ترجمہ یہ ہے۔ چاند ورش تتھیوں سے ہوتا ہے "सौरवर्ष" سُور ورش سنکرانتی سے ہوتا ہے۔ ۱۲ مہینوں کا ایک ورش ہوتا ہے۔ اور دویہ "दिव्य" ورش کے برابر دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے۔ یہاں دویہ दिव्य لفظ کے آگے دیوتا لفظ نہیں ہے۔ اس کا پتہ تذکرہ سے اگلے اشلوک سے ملے گا۔ پنڈت لوگ اس کا ارتھ اشلوک کے خلاف کرتے ہیں۔

اشلوک ۱۴۔ دیوتاؤں اور اسُروں کے دن رات آپس میں برخلاف ہوتے ہیں۔ ۳۶۰ دنوں کا ایک دویہ ورش ہوتا ہے۔ ایسے ہی اسُروں سے سمجھنا چاہیئے۔"

مطلب یہ ہے۔ کہ دیوتا اُتر میں دھرو (قطب) سے پرے رہتے ہیں۔ جب سُوریہ چھ مہینے تک اُتر ائن میں رہتا ہے۔ تب دیوتاؤں کے دن رہتا ہے۔ اور سُورج کے چھ مہینے تک دکھشنائین میں رہنے پر دیوتاؤں کی رات رہتی ہے۔ دکھشن کے دھرو (قطب) کے پرے اسُر رہتے ہیں۔ ویدوں میں اُنہیں کو اسُر لوک کہتے ہیں۔ سُورج کے اُتر ائن میں اُن اسُروں کی رات رہتی ہے۔ اور چھ مہینے دکھشنائین میں اُن کا دن رہتا ہے۔ اس طرح جب دیوتاؤں کا دن ہوتا ہے۔ تو اسُروں کی رات ہوتی ہے۔ اس طرح دیوتاؤں اور اسُروں کے

دن رات آپس میں خلاف ہوتے ہیں۔ سورج کی اُتر دکھن کی یہ
چال ۳۶۰ دنوں کی ہے۔ یہی ایک ورش ہے۔ اور اسی کو
شاستروں میں دویہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر کے اشلوک میں
بتایا ہے۔ دیوتا کو دویہ نہیں کہتے۔ اِس کا حساب دیوتاؤں کے
شمالی مقام سے یا اسروں کے جنوبی مقام سے لو۔ سورج کا
ایک بھگن (چکر) ۳۶۰ دنوں میں پورا ہو جاتا ہے۔ اس ۳۶۰
دن والے دویہ ورش ہی سے جوتش میں حساب لیا جاتا ہے
سنکرانت سے شروع ہونے والا سوریہ ورش ۳۶۵ دن کا
ہوتا ہے۔ اس سے جوتش میں حساب نہیں لیا جاتا۔ کیونکہ ۳۶۵
کا ہندسہ جمع ضرب تقسیم اور تفریق وغیرہ میں ٹھیک نہیں بیٹھتا اور
نہ اُس سے موسمیں بنتی ہیں۔ وہ تو صرف یگیہ وغیرہ کرم کانڈ میں
ہی کام آتا ہے۔ سورج کی اترائن والی چال کے ۳۶۰ دنوں ہی
کو دویہ ورش کہتے ہیں۔ دیکھو سوریہ سدھانت ۱۴-۲۰ اس کا
ترجمہ یہ ہے جو پہلے کہا ہے۔ کہ "۳۶۰ دنوں کا دویہ ورش ہوتا
ہے۔ وہ سورج کا ایک بھگن (چکر) پورا ہونے سے ہوتا ہے۔
یہ اسی کی تائید ہے۔ کہ ۳۶۰ دنوں میں سورج کا ایک بھگن
(چکر) پورا ہوتا ہے۔ اس کو دویہ ورش کہتے ہیں۔ دویہ دیوتا
وغیرہ کو نہیں کہتے۔ ہاں انسانوں کے ان ۳۶۰ دن والے دویہ
ورش کے برابر دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے۔ یعنی وہی اترائن
اور دکھشنائن سورج کی رفتار انسانوں کے ایک برس میں ہوتی
ہے۔ یہ ایک برس دیوتاؤں کے دن رات کے برابر ہوتا ہے

یہی بات اُوپر کے اشلوک ۱۳ میں بتائی گئی ہے۔
اشلوک ۱۵ - چار یُگوں ست یُگ، ترتیا یُگ، دواپر یُگ اور کلی یُگ، کی تعداد ۱۲ ہزار برس کی ہے۔ ان کی سُوریہ آبد تعداد ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار برسوں کی ہوتی ہے۔ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ سُوریہ ونسر، سُوریہ آبد اور ساون وزش ایک دن رات یعنی سُورج طلوُع ہونے سے اگلے سُورج طلوُع ہونے تک کہتے ہیں اشلوک کے مطابق چار یُگوں کے ۱۲ ہزار برس ہیں۔ ان کے ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار دن ہوتے ہیں۔
اشلوک ۱۶ :- سندھیا اور سندھیانش کے ساتھ جو چار یُگ ہیں ان میں دھرم کے پادوں یا چرنوں کے مطابق ست یُگ وغیرہ کا قیام ہوتا ہے۔

دھرم کے چار پاد ست یُگ میں ہوتے ہیں۔ تین پاد ترتیا میں دو پاد دواپر میں اور ایک پاد یا چرن کلی یُگ میں ہوتا ہے۔ ان کے مطابق ہی انسانوں کے دھرم وغیرہ کی حالت ہوتی ہے۔ یہ بات اس سے پہلے ہی تفصیل کے ساتھ بتائی جا چکی ہے۔ پُرانوں میں ۴-۳-۲-۱ کا اشارہ ان یُگوں کے چرنوں ہی کی طرف آتا ہے۔ جس کو پنڈت لوگوں نے نہ سمجھ کر کچھ کا کچھ بنا رکھا ہے۔
اشلوک ۱۷ - چار یُگوں (۲ ہزار برسوں) کے دسویں بھاگ کے برابر سلسلہ وار ست یُگ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان میں ۴-۳-۲-۱ پاد دھرم رہتا ہے۔ اُس کے دسویں انس کے چھٹے حصے کے

برابر یگوں کی سندھیا ہوتی ہے۔

مطلب صاف یہ ہے۔ کہ چاروں یگوں کی مدت ۱۲ ہزار کا دسواں حصہ ۱۲ سو ہوا۔ اتنی مدت ست یگ کی ہوئی۔ اس کو ضرب دیکر باقی یگوں کی مدت نکال لو۔ جیسے ۱۲۰۰ × ۲ = ۲۴۰۰ برس یہ ترتیا یگ ہوا ۱۲۰۰ × ۳ = ۳۶۰۰ برس کا دواپر ہوا ۱۲۰۰ × ۴ = ۴۸۰۰ برس کا کلی یگ ہوا۔ اور ان ہر یگ کا چھٹا حصہ ان کی سندھیا کا وقت ہوتا ہے۔ یعنی ۱۲۰۰ کا چھٹا حصہ ۲۰۰ ہوا۔ یہ ست یگ کی سندھیا ہے۔ اسی طرح ترتیا کی سندھیا ۴۰۰ برس دواپر کی ۶۰۰ برس اور کلی یگ کی ۸۰۰ برس ہوتی ہے۔ سوریہ سدھانت کے ان حوالہ جات سے دو باتیں صاف طور پر ثابت ہو گئیں کہ دویہ برس ہوتا ہے۔ دیوتا کو دویہ نہیں کہتے۔ اور دوسری یہ کہ یگ لاکھوں برسوں کے نہیں ہوتے اور کلی یگ بھی ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس کا نہیں۔ بلکہ صرف ۴۸۰۰ برس کا ہوتا ہے۔ جو سموت ۲ ہزار وکرمی مطابق ۱۹۴۳ء میں ختم ہونے والا ہے۔

نوطرح کے برس

نوطرح کے برس ہوتے ہیں۔ دیکھو کتاب سوریہ سدھانت ۱۴-۱-۱

(۱) برہما ورش جو ایک دنیا کی مدت کے برابر ہوتا ہے۔

(۲) دویہ ورش :- یہ سورج کی اُتر دکھن چال سے ۳۶۰ دنوں کا کا ہوتا ہے۔

(۳) پتری ورش :- یہ ایک مہینے کے برابر ہوتا ہے۔ اس میں پتروں کا شرادھ ہوتا ہے۔

(۴) پرجاپتی ورش :- یہ پرتی سرگ سرشٹی کا ہوتا ہے۔

(۵) گورو ورش :- یہ ہمارے ۱۲ برسوں کے برابر ہوتا ہے۔

(۶) سَورش :- ۳۶۵ دنوں کا ہوتا ہے۔

(۷) ساون ورش :- سورج کے طلوع ہونے سے اگلے سورج کے طلوع ہونے تک (دن رات) کا ہوتا ہے۔ یہی سوریہ آبد اور سوریہ ورتہ بھی کہلاتا ہے۔

(۸) چاند ورش :- تتھی کے حساب سے یہ ۳۵۴ دنوں کا ہوتا ہے۔

(۹) نکھشتر ورش :- یہ ۵۲ گھڑی اور کچھ پلوں کا ہوتا ہے۔ اس طرح شاستروں میں نو طرح کے برس آتے ہیں۔ اِن کو نہ جان کر پنڈتوں نے بڑی بھاری بھول کھائی ہے۔

کلکی پُران کے ثبوت

کلکی پران پہلے انس اور پہلے ادھیائے میں لکھا ہے۔ کہ کلی یگ میں کیا کیا ہوگا۔ جو باتیں شری مید بھاگوت سے دی جا چکی ہیں۔ اُن کو چھوڑ کر باقی حسب ذیل ہیں۔ یہ اشلوکوں کے ارتھ

ہیں۔

کلی یگ کی اولاد نِرَیہ" निरय "، نے اپنی بہن یا تنا سے کئی ہزار لڑکے پیدا کئے۔ اس طرح کلی یگ میں بہت سے پاپیوں کا جنم ہوا۔ (۲۱) یہ بڑے مکار بدچلن ماتا اور پتا کو مارنے والے براہمن خاندان میں جنم لیکر وید شاستروں کے مخالف غریب اور شودروں کے سیوک بنے (۲۴) ایسے براہمن جھگڑا لو ہٹ کرنے والے دھرم۔ وید۔ گوشت اور رس بیچنے والے زناکار اور غضبناک ہوں گے۔ یہ بیوقوف لوگ پاپی متھوں میں رہنے والے کلی یگ کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔ ۲۵-۲۶-۲۷- وہ لڑائی جھگڑے کرنے والے لوگ سر کے بالوں کو سنوارہ کریں گے۔ اور سود لینے والے براہمن کلی یگ میں عزت پائیں گے۔ ۲۸ سنیاسی خانہ داروں کی طرح رہیں گے۔ خانہ دار بیچارے غریب ہوں گے۔ لوگ اپنے گورو کی نندا (برائی) کرینگے گورو کے خلاف کہیں گے۔ سادھو لوگ پاکھنڈ کریں گے۔ ۲۹ کلی یگ میں ایسی بہت سی ہونے والی باتوں کے بعد آخیر میں لکھا ہے۔ کہ زمین تھوڑا غلہ پیدا کرے گی۔ اور ندیاں سارا پاٹ چھوڑ کر کناروں پر بہنے لگیگی۔ عورتیں ویشیاؤں (رنڈیوں) کی طرح رہیں گی۔ براہمن چنڈالوں کے گھروں میں بھی کرم کانڈ کرائیں گے۔ عورتیں بیوہ بہت ہوں گی۔ بارش کم ہوگی۔ راجہ اپنی رعایا کو کھانے لگیں گے۔ ۳۳-۳۴-۳۵- کلی یگ کے آخیر وقت کی بھی یہ سب باتیں ٹھیک ہو رہی ہیں۔ عورتیں ۱۵

۱۶- برسوں سے ہی رنڈیوں کی طرح بازاروں میں مُنہ کھلے پھرنے
لگی ہیں۔ یہ بھی کتنا صاف ثبوت ہے۔ کہ کلی یگ کے ختم ہوتے ہی
ندیاں کناروں پر بہنے لگیں گی۔ چنانچہ کئی برسوں سے گنگا جمنا
اور دیگر ندیاں اپنا پاٹ چھوڑ کر کناروں پر ہی بہہ رہی ہیں۔
آگے دوسرے ادھیائے میں لکھا ہے۔ کہ جو براہمن وید
پاٹھی تک کلی یگ میں رہیں گے۔ وہ سب ہی دھرم اور کرم سے
خالی ہوں گے۔ اور پیٹ بھرنے اور استریوں سے مجامعت کرنے
میں ہی لگے رہیں گے۔ لیکن کوئی کوئی پورا براہمن بھی رہے گا
تاکہ بیج ناش نہ ہونے پائے۔ ان کی پہچان یہ بتائی ہے۔
ابھیاس وغیرہ کرنے والے راست گو عقلمند۔ دھرماتما اور
بھگوان کی بھگتی کرنے والے براہمن ہمیشہ ہی آنند سے رہتے
ہوئے سنسار کی حفاظت کریں گے۔ یہ باتیں بھی ہو رہی ہیں۔
کہ براہمن وید۔ گوشت بھی فروخت کرتے ہیں۔ اور ماہواری تنخواہ
پر دھرم کا اُپدیش دیکر دھرم کو بھی فروخت کر رہے ہیں۔
کلکی پُران ۳ انش ادھیائے ۴ میں آتا ہے۔ کہ بھگوان
کلکی سے جب مہاراج مُرو ملیں گے۔ تو اپنے سورج بنس کا
حال سناکر کہیں گے۔ کہ میں بھگوان رام کے خاندان سے
ہوں۔ اور اُن کی نسل میں راجہ شیگھر نامی ہوئے ہیں۔ اُن
کا لڑکا ہوں۔ میرا نام مُرو ہے۔ اب تک میں کلاپ نام کے
گاؤں میں رہ کر تپ کرتا رہا۔ ستیہ وتی کے لڑکے بھیشم
پتامہ سے آپ کے اوتار لینے کا حال سن کر میں کلی یگ میں

ایک لاکھ برس تک آپ کا انتظار کر کے اب آپ کے پاس آیا ہوں آپ پرماتما ہیں۔ آپ کے پاس آنے سے کروڑوں جنموں کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں"

قابل غور بات یہ ہے۔ کہ بھگوان رام گزشتہ ترتیا یگ میں ہو چکے ہیں۔ اور مُرو کا جنم بھی تب ہی ہو چکا ہے۔ موجودہ پنڈتوں کے اُلٹے حساب سے گزشتہ دواپر یگ کے ۸ لاکھ ۶۴ ہزار برس ختم ہو چکے۔ اور کلی یگ کے ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس ختم ہونے پر بھگوان کلکی آئیں گے۔ اس طرح کلکی جی کے آنے تک ۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار برس ہونے چاہئیں۔ لیکن مُرو کہتا ہے۔ کہ میں ایک لاکھ برسوں تک آپ کا انتظار کرتا رہا ہوں۔ اس سے اُوپر کے لاکھوں برس بالکل غلط معلوم ہوتے ہیں۔ اور مُرو نے ویاس سے کلکی اوتار کے آنے کا ذکر سُنا۔ ویاس جی کو اب تک کل ۵ ہزار برس ہوئے۔ وہ دواپر یگ کے خاتمہ کے وقت تھے۔ اگر تب سے کلکی جی کا کلی یگ کے آخیر میں آنے کا زمانہ لیا جائے۔ تو موجودہ غلط حساب سے وہی ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس ہوتے ہیں پھر اس ایک لاکھ برس کا کیا مطلب ہو گا؟ اس کا مطلب بھی وہی ہے۔ یعنی یہ سُوریہ ورش ہیں۔ جن کو دن کہتے ہیں۔ کلی یگ تو اب سے ۲۹۶ برس پہلے ختم ہو چکا ہے۔ تب سے کلی یگ کا سندھیانش چل رہا ہے۔ یہ سموت ۲ ہزار وکرمی میں ختم ہو جائیگا کلکی جی کے آنے کا وقت کلی یگ کا خاتمہ ہے۔ مُرو اس سے ایک لاکھ برس یعنی ایک لاکھ دن ۲۷۷ برس ۹ مہینے اور

۱۰دن پہلے سے کلکی بھگوان کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے
دیاس سے سُنا تھا۔ ویاس کو ۵ ہزار برس ہوئے۔ اور اس کے
بعد وہ بھگوان کے آنے کا انتظار کرتے رہے۔ لہٰذا صاف طور
پر ثابت ہے۔ کہ مُردہ کلی یُگ کے خاتمہ سے ۲۷ برس ۹ مہینے
اور ۱۰ دن تک انتظار کر ینگے۔ تب اُن کو کلکی بھگوان ملیں گے۔
ہمارے شاستروں کے وچار سے مُردہ کو کلکی بھگوان سموت
۱۹۹۹ وکرمی میں ملیں گے۔ کلکی پُران کا یہ ایک ہی ایسا زبردست
ثبوت ہے۔ کہ اس نے کلی یُگ کے لاکھوں برسوں کی پول
کھول کر رکھ دی۔ اور نا واقف بیوقوف پنڈتوں کے مُنہ پھیر دیئے
ہیں۔

بھگتوں کے اوتار

کلکی پُران ۳-۱۲ میں آتا ہے۔ کہ جس طرح شری کرشن
بھگوان کا اوتار ہوتا ہے۔ اُسی طرح اُن کے بھگتوں کے اوتار
بھی ہُوا کرتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ بھگوان کرشن کے زمانہ میں
اُودھو جی پچھلے زمانہ کے بھگت آئے تھے۔ ایسے ہی بہت
سے گوال وغیرہ تھے۔ یہاں تک کے اس وقت سارے دیوتاؤں
نے بھی مع اپنی استریوں کے انش اوتار لیا تھا۔ اسی طرح
اب بھی شری کلکی بھگوان کے جنم لینے سے بہت پہلے ہی دیوتاؤں
ان کی استریوں اور بہت سے بھگتوں کے اوتار ہو چکے ہیں

سُورداس جی اب کی بار اندھے نہیں ہیں۔ گوسائیں تلسی داس
جی - گوال بھگت نابھ جی - نام دیو جی - رامانند جی - کبیر جی - رامداس
جی - سدنیا بھگت اور کئی بھگتوں کا جنم ہو چکا ہے - مجھے ایسے
کچھ بھگتوں کے درشن ہوئے ہیں - پرم بھگتنی مہارانی میراں
بائی جی بھی آچکی ہیں - یہ بھگت لوگ مختلف شکلوں میں ہیں -
کسی عام آدمی کے سامنے ظاہر نہ ہونگے - تُکارام جی -
اور نرسی بھگت بھی آ چکے ہیں - مجھے اس سے زیادہ بتانے
کی اجازت نہیں -

بڑے اعتراض کا جواب

والمیکی رامائن بال کانڈ ۴ - اشلوک ۹۷ میں آتا ہے - کہ
بھگوان رام ۱۱ ہزار برس راج کر کے برہم لوک میں جائینگے
اس کو پیش کر کے بہت سے پنڈت ناواقفیت سے یہ کہا
کرتے ہیں - کہ جب تریتا یگ ۲۴۰۰ برسوں کا ہوا - تو رام
نے ۱۱ ہزار برس تک کیسے حکومت کی - ایسے پنڈت لوگ
تحقیقات کرنے کی تکلیف نہیں اٹھاتے - سب کی واقفیت کے
لئے لکھا جاتا ہے - کہ برس کئی طرح کے ہوتے ہیں - جیسا کہ
ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں - ان میں ایک برس سوریہ
آبد یا سوریہ ورش صرف ۲۴ گھنٹوں کا یعنی طلوع آفتاب
سے اگلے طلوع آفتاب تک کا ہے - اس وقت اس برس کا

بہت رواج تھا۔ ایک چاندر برس ۳۵۴ دنوں کا ہے ایک نکھشتر ورش ۳۲۷ گھڑیوں کا ہوتا ہے۔ بھگوان رام کی حکومت کے ۱۱ ہزار برس سُوریہ ورش تھے۔ سُوریہ ورش ایک دن رات کا ہوتا ہے۔ دیکھو بالمیکی رامائن اُتر اکانڈ سرگ ۷۳ کے اشلوک ۵ میں آتا ہے۔ کہ بھگوان رام کے راجیہ میں ایک براہمن کا بچہ ۵ ہزار برس کی عمر کا مر گیا تھا۔ وہ براہمن اُس بالک کی لاش بھگوان رام کے سامنے ڈال کر یہ شکایت کرتا ہے۔ کہ ۵ ہزار برس کا بالک آپ کے راجیہ میں جوان ہوئے بغیر ہی کیسے مر گیا۔

اس اشلوک پر مشہور ٹیکہ کار راما بھی رامی نے لکھا ہے۔ کہ "۵ ہزار برس لفظ کے معنی دن ہیں۔ یہ ۵ ہزار برس کچھ کم ۱۴ برس ہوتے ہیں"

اسی طرح بھگوان رام کے راجیہ ۱۱ ہزار برس ہیں برسوں کا مطلب سمجھ لیجئے یعنی ۳۰ برس ۶ مہینے اور ۲۰ دنوں تک بھگوان رام نے راجیہ کیا تھا۔ اسی طرح سے بہت سے پنڈتوں نے بہت سی جگہوں پر چھان بین نہ کرنے کی وجہ سے بیوقوفی سے دنوں کو برس سمجھ کر لاکھوں کا حساب بنا رکھا ہے۔

آسمان میں ہل چل

آسمان کی طرف دیکھو۔ ستارے بہت مدھم پڑ گئے ہیں منگل

کی چال بدل گئی ہے۔ سورج میں گہرے گڑھے پڑ گئے ہیں۔ سات رشیوں کی چال بھی بدل گئی ہے۔ شمال اور جنوب کے دھرو بھی مدھم پڑ گئے ہیں۔ راشیوں کی روشنی بھی کم ہو گئی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ یہ ستارے کلی یگ کے مطابق چل رہے ہیں۔ اور مختلف بیماریاں بچوں اور جوانوں کی موتیں اسی طرح بارش کی کمی اور دیگر بہت سی باتیں ستاروں کے تعلق سے ہوتی ہیں۔ یہ کلی یگ کے خاتمہ پر اس قسم کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ اور ست یگ کے شروع ہوتے ہی تمام ستاروں کی چمک اور چال ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ اعلانیہ طور پر کلی یگ کا خاتمہ ہے۔ بھگوان رام سے لیکر موجودہ مہاراجہ جے پور تک کا

شجرہ نسب

اس سے بھی یگ لاکھوں برسوں کے ثابت نہیں ہوتے کلی یگ کے خاتمہ کا ظاہری ثبوت !!

جے پور۔ جودھ پور۔ اودے پور کے مہاراجگان توجہ دیں۔

میں شاستروں کے زبردست حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ کلی یگ ختم ہو رہا ہے۔ اب یہ ظاہری ثبوت لکھتا ہوں۔ کہ مجھے جے پور سے شری بھگوان رام کا شجرہ آج کل کے مہاراجہ مان سنگھ جی تک کا ملا ہے۔ اس کے حساب

سے بھگوان رام سے سموت ۱۹۹۶ وکرمی ہیں مہاراجہ مان سنگھ تک صرف ۲۳۱ پیڑھیاں ہوتی ہیں۔ آج کل ناواقف پنڈتوں اور غلط پتروں کے مطابق کلی یگ ۵۰۳۶ برسوں کا ختم ہوچکا ہے اور گزشتہ دواپر یگ ۸ لاکھ ۶۴ ہزار برسوں کا ختم ہوچکا ہے۔ اس سے پہلے تریتا یگ کے سندھیانش میں بھگوان رام کا اوتار ہوا تھا۔ آج کل کے حساب سے تریتا سندھیانش ۷۲ ہزار برسوں کا ہوا یہ کل ۵۰۳۶ + ۸۶۴۰۰۰ + ۷۲۰۰۰ = ۹۴۱۰۳۶ برس ہوئے۔ اتنے برسوں ہیں صرف ۲۳۱ پیڑھیاں بہت ہی کم ہیں۔ ایسا کہنا پاگلوں کا بکنا سمجھا جائے گا۔ لیکن درحقیقت شاستروں کے مطابق کلی یگ ۴۸۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ یہ اب تک ۴۷۹۶ برسوں کا ختم ہوچکا ہے۔ اور گزشتہ دواپر یگ ۳۶۰۰ برسوں کا تھا۔ اس سے پہلے تریتا کا سندھیانش ۴۰۰ برسوں کا تھا۔ جس میں بھگوان رام ہوئے تھے۔ یہ کل ۴۷۹۶ + ۳۶۰۰ + ۴۰۰ = ۸۷۹۶ برس ہوئے۔ موجودہ حساب سے اتنا زمانہ بھگوان رام کو ہوچکا ہے۔ اور اتنے زمانے ہیں ۲۳۱ راجاؤں کی پیڑھیاں ختم ہونی بالکل ٹھیک ہیں۔ یہ بڑا بھاری اعلانیہ ثبوت ہے اب میں ناظرین کی واقفیت کے لئے شری بھگوان رام سے لیکر آج کل کے مہاراجہ جے پور تک کا شجرہ نسب ذیل میں لکھتا ہوں۔

بھگوان رام کے دو لڑکے لو اور کش تھے۔ لو کے کل سے مہاراجہ صاحب اودے پور (میواڑ) ہیں۔ اور کش کی نسل سے جے پور، جودھپور اور کشمیر وغیرہ کے مہاراجے ہیں۔ ان سب کی پیڑھیوں کی تعداد لگ بھگ ایک ہی ہے

شجرہ نسب

بھگوان رام

- ۱ لو- کُش
- ۲ اتیتھی
- ۳ نشد
- ۴ نل
- ۵ نبھ
- ۶ پُنڈریک
- ۷ کھیشم دھنو
- ۸ دیوانیک
- ۹ ہنگو
- ۱۰ رُورُو
- ۱۱ پاری یاتر
- ۱۲ دبلبتھ
- ۱۳ نشل
- ۱۴ اُگتھ
- ۱۵ وجرنابھ
- ۱۶ شنکھن
- ۱۷ وِیوشتی تاشو
- ۱۸ وِشو سہہ
- ۱۹ ہرنیہ نابھ
- ۲۰ کوشلیہ
- ۲۱ برہم نشٹھ
- ۲۲ پُتر
- ۲۳ پُشیہ
- ۲۴ دھرو وسندھی
- ۲۵ سُدرشن
- ۲۶ اگنی ورن
- ۲۷ شیگھر
- ۲۸ مرُو
- ۲۹ پرشُشروت
- ۳۰ سوسندھ
- ۳۱ آمرو
- ۳۲ مہسوان
- ۳۳ برہد ولو
- ۳۴ برہمیت دانری
- ۳۵ نرو کہنتے
- ۳۶ ونتس
- ۳۷ ونتس دیوہ
- ۳۸ پرتی وِیام
- ۳۹ دواکر
- ۴۰ سہدیو
- ۴۱ برے وشو
- ۴۲ اشور رتھ
- ۴۳ پرتی تاشو
- ۴۴ سپرتیک
- ۴۵ مرودیو
- ۴۶ سن کھشتر
- ۴۷ کنر
- ۴۸ انت رکھش
- ۴۹ سوران
- ۵۰ آمتر
- ۵۱ برہد راج
- ۵۲ دھرمی ودہی

۵۳ کرتے جے
۵۴ شاکیہ
۵۵ شدھودھن
۵۶ راہل
۵۷ سین جت
۵۸ کھشدرک
۵۹ کُنڈک
۶۰ شُرتھ
۶۱ شُومتر

(شِشُوراج زمان سے مہاراجہ جودھ پور کا کُل چلتا رہا ہے)

۶۲ کورم
۶۳ کُتس بانگھ
۶۴ بُدھ سین
۶۵ دھرم سین
۶۶ بھج سین
۶۷ لوک سین
۶۸ لکشمی سین
۶۹ راج سین
۷۰ کام سین

۷۱ روہی سین
۷۲ رکیرتی سین
۷۳ مہا سین
۷۴ دھرم سین
۷۵ امر سین
۷۶ اج سین
۷۷ امرت سین
۷۸ اندر سین
۷۹ رج مئی
۸۰ شبج مئی
۸۱ رشو مئی
۸۲ دیو مئی
۸۳ ردھی مئی
۸۴ ریو مئی
۸۵ سدھ مئی
۸۶ نر منگو مئی
۸۷ شیام مئی
۸۸ مہا مئی
۸۹ دھرم مئی
۹۰ کرم مئی
۹۱ لام مئی

۹۲ مُرتی مئی
۹۳ شیل مئی
۹۴ شور مئی
۹۵ شنکر مئی
۹۶ کرودھم مئی
۹۷ جس مئی
۹۸ گیت مئی
۹۹ نل
۱۰۰ ڈھولہ
۱۰۱ لکشمن رائے
۱۰۲ راج بھالو
۱۰۳ وجر دھام
۱۰۴ مدھو برہم
۱۰۵ منگل رائے
۱۰۶ وکرم رائے
۱۰۷ اننگ پال
۱۰۸ شری پال
۱۰۹ سامنت پال
۱۱۰ بھیم پال
۱۱۱ منگل پال
۱۱۲ مہنت پال

۱۱۳	مہندر پال	۱۳۴	چندر پال	۱۵۵	نرہی لوچن پال
۱۱۴	لاج پال	۱۳۵	گووند پال	۱۵۶	ولوچن پال
۱۱۵	مدن پال	۱۳۶	اُدے پال	۱۵۷	رسک پال
۱۱۶	انند پال	۱۳۷	بنگ پال	۱۵۸	شہری پال
۱۱۷	بسنت پال	۱۳۸	رنگ پال	۱۵۹	سُرت پال
۱۱۸	وجے پال	۱۳۹	پُشپ پال	۱۶۰	سُکن پال
۱۱۹	کام پال	۱۴۰	ہری پال	۱۶۱	اتی پال
۱۲۰	برہم پال	۱۴۱	امر پال	۱۶۲	گیج پال
۱۲۱	وشنو پال	۱۴۲	چھتر پال	۱۶۳	جوگندر پال
۱۲۲	دھند پال	۱۴۳	مہی پال	۱۶۴	مورج پال
۱۲۳	کرشن پال	۱۴۴	سون پال	۱۶۵	رتن پال
۱۲۴	لوہنگ پال	۱۴۵	دھیر پال	۱۶۶	شیام پال
۱۲۵	بھوم پال	۱۴۶	سوگند پال	۱۶۷	ہری چندر
۱۲۶	اُجے پال	۱۴۷	پدم پال	۱۶۸	کرشن پال
۱۲۷	اشو پال	۱۴۸	رُدر پال	۱۶۹	ویر چندر پال
۱۲۸	شیام پال	۱۴۹	وشنو پال	۱۷۰	نرہی لوک پال
۱۲۹	انگ پال	۱۵۰	دنے پال	۱۷۱	دھن پال
۱۳۰	بدھ پال	۱۵۱	اکھشو پال	۱۷۲	منی پال
۱۳۱	بسنت پال	۱۵۲	بھنی لیو پال	۱۷۳	نکھ پال
۱۳۲	ہست پال	۱۵۳	بیج پال	۱۷۴	پرتاپ پال
۱۳۳	کام پال	۱۵۴	دیو پال	۱۷۵	دھرم پال

۱۷۶ بھمدی پال
۱۷۷ ولیش پال
۱۷۸ پرم پال
۱۷۹ اندرپال
۱۸۰ گرہی پال
۱۸۱ مہی پال
۱۸۲ کرن پال
۱۸۳ سورگ پال
۱۸۴ اُگہ پال
۱۸۵ مشو پال
۱۸۶ مان پال
۱۸۷ پرماشو پال
۱۸۸ ورچندر پال
۱۸۹ گُن پال
۱۹۰ کشور پال
۱۹۱ گمبھیر پال
۱۹۲ تیج پال
۱۹۳ سدھ پال
۱۹۴ کاہن دیو
۱۹۵ دیو انگ
۱۹۶ اپسے ہسی

۱۹۷ سوہٹر دیو
۱۹۸ دُدہلے رائے
۱۹۹ کارکل دیو
۲۰۰ ہنہ دیو
۲۰۱ جانٹھ دیو
۲۰۳ پچون جی
۲۰[illegible] بلیسی
۲۰۴ تیجل دیو
۲۰۵ راج دیو
۲۰۶ کلیان دیو
۲۰۷ گُشل دیو
۲۰۸ جولسی
۲۰۹ اُدے کرن
۲۱۰ نرہی سنگھ دیو
۲۱۱ بن بیر
۲۱۲ اُدھرن
۲۱۳ چندر سین
۲۱۴ پرتھوی راج
۲۱۵ بھارمل
۲۱۶ بھگونت داس
۲۱۷ مہاراجہ مان سنگھ

۲۱۸	جگت سنگھ
۲۱۹	مہا سنگھ
۲۲۰	مرزا راجہ جے سنگھ
۲۲۱	رام سنگھ
۲۲۲	کرشن سنگھ
۲۳۲	وشنو سنگھ
۲۲۴	مہاراجہ سوائی جے سنگھ

۲۱.۵	مادھو سنگھ
۲۲۶	پرتاپ سنگھ
۲۲۷	جگت سنگھ
۲۲۸	جے سنگھ
۲۲۹	رام سنگھ
۲۳۰	سوائی مادھو سنگھ
۲۳۱	مہاراجہ مان سنگھ

موجودہ مہاراجہ جو راج کر رہے ہیں۔

سورج خاندان کا شجرہ نسب

شری بھگوان رام جی کا موجودہ مہاراجہ جے پور تک کا شجرہ نسب کا ظاہرہ ثبوت دے چکا ہوں۔ جس نے تو بیوقوف جھوٹ بولنے والوں کے منہ پھیر دیئے ہیں۔

مجھے جے پور سے سورج خاندان کا شجرہ شری بھگوان رام جی تک کا بھی ملا ہے۔ جو میں لوگوں کی صرف واقفیت کے لئے لکھتا ہوں۔

۱	کیبشنو
۲	اَبھے
۳	اکہشنے
۴	مرنیچی
۵	کشیپ
۶	سوریہ
۷	دوسوت منو
۸	اکش واکو
۹	وکوکھشی ششاد
۱۰	پرن جے
۱۱	انینا اینہا
۱۲	پرہی تھو

۱۳ دشتھ بندھی ورندھی
۱۴ چندر راہے
۱۵ پوناشو
۱۶ شرادست ساونت
۱۷ برہدشو
۱۸ کول یاسودھند مار
۱۹ درہٹاشو
۲۰ ہری لیشو
۲۱ نِکُم
۲۲ بھوورناشو
۲۳ کِرہی شاسو
۲۴ پرسیل جیتِ سین رجت
۲۵ پیناشو
۲۶ مان دھاتا
۲۷ پُورُی گنس
۲۸ ترس دسیو
۲۹ سنبھوت
۳۰ آنزیہ
۳۱ ہرتھشو
۳۲ دسومنارن
۳۳ تری دھنوا بندھن
۳۴ تری پاین
۳۵ سینتھ برت تری شنکو
۳۶ ہریشچندر
۳۷ روہت
۳۸ ہرت
۳۹ چمپک چنچو
۴۰ وجے
۴۱ ررک پرودک
۴۲ باہُک
۴۳ سگر
۴۴ اسمنجن
۴۵ انشومان
۴۶ دلیپ
۴۷ بھگیرتھ
۴۸ شرت
۴۹ نابھاگ نام
۵۰ انبریش
۵۱ سندھو واپ
۵۲ آپوتاشو
۵۳ رتوپرن
۵۴ سروکام

۵۵	سپر کاش	۶۲	وشو بہ
۵۶	شداس	۶۳	شدو اگ
۵۷	سو داس کلبھا پاد	۶۴	دیرگھ باہو
۵۸	ابھک	۶۵	رگھو
۵۹	موُلک	۶۶	آج
۶۰	دشرتھ	۶۷	دشرتھ
۶۱	اِلاوِلا	۶۸	بھگوان رام

جے پور کا جے ونودی پنچانگ

جس طرح ہندوستان کے سارے ہندی اُردو۔ پنچانگوں (اپتروں) میں یُگوں کا حساب بالکل غلط دے رکھا ہے۔ ویسا ہی جے پور کے . . . . . . مشہور جے ونودی پنچانگ میں بھی ہے۔ لیکن یہ جے ونودی پنچانگ اس غلطی اور بے وقوفی میں سب سے آگے ہے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ راجہ بلی کو ۱۱۹۶۰۸۸۹۰۳۸ اتنے برس ہو چکے ہیں۔ یہ پنچانگ مہاراجہ صاحب جے پور کے حکم سے وہاں کے جوتش پنڈتوں کے جوتشیوں نے بنایا ہے۔ اگر جے پور کی ساری پنڈت منڈلی کی عقلمندی کا یہ حال ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ پنڈت منڈلی نہیں۔ بلکہ بڑی بیوقوف منڈلی ہے۔ جس کو یُگوں کے متعلق معمولی

واقفیت بھی نہیں۔

ایک سرشٹی میں ۱۴ منونتر ہوتے ہیں۔ اور ایک منونتر میں ۷۱ جگ ہوتے ہیں۔ آج کل ساتویں ویوسوت منو کی چترجگی چل رہی ہے۔ ایک چترجگی گے اوتاروں کے نام اور ان کے حالات اسی چترجگی تک رہتے ہیں۔ اگلی چترجگی تک نہیں رہتے اور ایک چترجگی ۱۲۰۰۰ برسوں کی ہوتی ہے۔ راجہ بلی جن کو وامن اوتار نے بابل شہر سے نکالا تھا۔ وہ گزشتہ تریتایگ کی پہلی سندھیا میں ہوئے تھے۔ جن کو اب تک کل ۱۰۷۹۳ برس ہوئے اور اگر آج کل کے اگیانی پنڈتوں کے حساب سے دیکھا جائے۔ تب کل یگ ۵۰۳۶ برس گزشتہ دواپر یگ ۸۶۴۰۰۰ برس گزشتہ تریتایگ ۱۲۹۶۰۰۰ برس کل ۲۱۶۵۰۳۶ برس ہوئے۔ لیکن جے پور کا سرکاری پنچانگ برس ۱۹۶۰۸۸۹۰۳۸ لکھ رہا ہے۔ اس پاگل پن کا کیا ٹھکانا اسی طرح اس پنچانگ میں بھگوان رام کا زمانہ اب سے ۱۲۵۶۹۰۳۸ برس پہلے لکھا ہے۔ یہ لکھنے والے کا پاگل پن ہے۔

بھگوان رام کا ٹھیک زمانہ یہ ہے۔ دیکھو مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۲۔ اشلوک ۳۔ کا ترجمہ یہ ہے۔ تریتا اور دواپر کی سندھی میں ہتھیار چلانے والوں میں سرشٹ رام نے جوش میں آکر کئی بار چھتریوں کا ناش کیا ہے۔

مہابھارت میں یہ بھگوان رام نہیں بلکہ پرسرام جی

کا ذکر ہے۔ اور یہ رامائن میں صاف طور پر آتا ہے۔ کہ پرسرام اور بھگوان رام ایک ہی زمانہ میں ہوئے ہیں۔ اس لئے بھگوان رام تب تھے۔

جب تریتا یگ کا سندھیا نش تھا۔ اور دواپر یگ کی سندھی آنے والی تھی۔ اُس کو زیادہ سے زیادہ ۸۶۹۶۵۷ برس ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ جے پور کے راج پنڈت مہامو اُپادھائے مدھو سودن جی اوجھا شاستری ہیں۔ وہ بھی بہت برسوں سے اس پنچانگ کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ٹھیک نہیں کر سکے۔ ہاں اب میرے بتانے پر بیٹھے ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

دیگر پنچانگوں کی حالت

تمام پنچانگوں میں یُگوں کا حساب دے کر یہ بھی لکھا ہوتا ہے۔ کہ ست یُگ میں انسانوں کی پوری عمر ایک لاکھ برس کی ہوتی ہے۔ اور زمانہ پچپن دس ہزار برس کلہے تریتا میں عمر دس ہزار برس دواپر میں ہزار برس ہوتی ہے۔ یہ بھی غلط۔ ہاں کلی یُگ کی عمر سو برس ٹھیک لکھی ہوتی ہے۔ باقی یُگوں کی عُمریں بالکل غلط لکھی ہوتی ہیں۔ اس سے پہلے منوسمرتی ادھیائے ایک اشلوک ۸۳ سے

کہ لکھ چکا ہوں۔ کہ ست یگ میں انسانوں کی عمر ۴۰۰ برسوں کی ہوتی ہے۔ اور دوسرے یگوں میں سو سو برس کم ہوتی جاتی ہے۔ نہ جانے ان پنڈتوں کے دماغ میں ہر بات میں لاکھوں کا حساب کہاں سے گھس گیا۔ یہ پنڈت لوگ اپنے یجمانوں کے گھروں میں کرم کانڈ بھی اس طرح اوٹ پٹانگ (غلط) طریقہ سے کرا رہے ہیں۔ ایسے پنڈتوں نے ہندو جاتی کو بڑے بھرم میں ڈال رکھا ہے۔

مارتنڈ پنچانگ

پنجاب میں کرالی سے ایسا ہی ایک مارتنڈ پنچانگ نکلتا ہے اس میں بھی یگوں وغیرہ کا حساب بالکل غلط دے رکھا ہے۔ اور یگوں میں انسانوں کی آیو (عمر) بیوقوفی سے اوٹ پٹانگ دے رکھی ہے۔ اس پنچانگ کے سرپرست راجہ درگا سنگھ آف بھگاٹ ہیں۔ لیکن وہ کیا کریں۔ ان کے راج گورو مہامہو اپادھیائے پنڈت متھرا پرشاد جی کو یگوں وغیرہ کی واقفیت نہیں ہے ایسے غلط پنچانگوں اور ایسے بیوقوف پنڈتوں نے ہندو جاتی کو سخت غلط فہمی میں ڈال رکھا ہے۔

پنچانگ مارتنڈ کے لکھنے والے پنڈت مکند و لبھ کے ساتھ میرا شاستر ارتھ یگوں کے حساب پر کرانچی میں ہی ہو چکا ہے۔ جب اُن سے جواب نہ بن پڑا۔ تو پبلک ہنسنے لگی تھی۔ آپ نے جوش میں آ کر پبلک سے کہا۔ کہ تم لوگ بیوقوف ہو۔ اس پر پبلک آپ سے بگڑ گئی۔ اور ان لفظوں پر آپ کو معافی مانگنے پر مجبور کیا۔ ورنہ کئی آدمی مکند ولبھ اور اُن کے ساتھی ہردیو کو مارنے لگے تھے۔ تب اُنہوں نے تنگ آ کر معافی مانگ کر پبلک سے جان بچائی تھی۔ یہ ڈینگ بہت مارتے ہیں۔ مگر مجھے ایک بات کا بھی جواب نہیں دے سکے۔

آریہ سماج اور یگوں کا حساب

آریہ سماج کے قائم کرنے والے سوامی دیانند نے بقول مہاتما گاندھی اپنی کتابوں میں تمام مذاہب کو بالکل غلط طور پر پبلک کے سامنے رکھا ہے۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومیکا کتاب میں چاروں یگوں کے حساب کے لئے منو سمرتی ادھیائے اوّل کے شلوک ۶۸ سے ۷۳ تک دیئے ہیں۔ لیکن چالاکی سے اُن کا ترجمہ نہ کر کے اپنی طرف سے کچھ کا کچھ لکھ ڈالا ہے۔ جس میں وہ بڑی طرح

پھنس گئے ہیں۔ ویسے تو آریہ سماجی پنڈتوں سے میرے سینکڑوں شاسترارتھ ہو چکے ہیں۔ جس میں اُن کو بُری طرح ہار کھانی پڑی ہے۔ لیکن وُیگوں کے مضمون پر بھی کئی شاسترارتھ ہوئے ہیں۔ اُن میں بھی اُن کو بڑی شکست ہوئی ہے۔ دیانند نے جوتش کا ایک بھی شاستر نہیں پڑھا تھا۔ اس مضمون پر اُنہوں نے فضول ٹانگ اڑائی ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

آپ پنجاب میں ایک بڑی ہستی کے مالک ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے دسویں گرنتھ صاحب میں اور دیگر مقامات میں بھی کلی یُگ کا خاتمہ سموت ۲ ہزار وکرمی میں لکھا ہے۔ آپ سموت ۲ ہزار کو بیسا سموت کہا کرتے تھے کیونکہ ۲۰۰۰ میں ۲۰ کا ہندسہ ہے۔ کلکی اوتار کا آنا بھی آپ نے کھلے طور پر مانا ہے۔ دسویں گرنتھ صاحب میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ

پاپ سمو ہو ناشن کو کلکی اوتار کہاویں گے
ترکش تر نگ سپچھ بڑو کر کاڈ کرپان گھماویں گے
نکسے جیوں کیہر پربت سے تس شوبھا دیوال پاویں گے
بڑے بھاگ ہیں اُس سنبھل کے ہری جی ہری مندر آویں گے

ایک اور جگہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ

اُٹھے سب ویسن کو ڈولو   پٹ رہتے سب راجن مٹولو

اسی طرح اور بھی کئی جگہ لکھا ہے۔ اور یہ سب ٹھیک ہے۔

گنگا کا مہاتم ختم ہو چکا ہے

یہ شاستروں کی مشہور بات ہے کہ کلی یگ کے ختم ہونے پہ گنگا جی کے مہاتم کی مدت ختم ہو جائے گی۔ اور شاستروں کے مطابق اس کیساتھ ہی بھگوان وشنو کا نواس بھی زمین پر نہیں رہے گا۔ سموت ۱۹۵۵ وکرمی تک کے پنچانگوں میں گنگا کی عمر لکھی جاتی تھی۔ جیسے سموت ۱۹۵۰ کے پتروں میں گنگا کی عمر چھ برس لکھی گئی تھی۔ اسی طرح سموت ۱۹۵۵ کے پترے میں گنگا کی عمر ایک برس باقی لکھی گئی۔ اس طرح سموت ۱۹۵۶ میں گنگا کی عمر ختم ہو چکی ہے۔ تب سے گنگا کا مہاتم بھی جاتا رہا ہے۔ خود غرض پنڈتوں نے اس بات کا پتہ ہندو قوم کو نہیں دیا۔ کہ اگر لوگ گنگا کی عمر ختم سمجھ لیں گے۔ تو کاشی اور ہردوار وغیرہ گنگا کے تیرتھوں پر خلقت نہیں جائے گی۔ اور اسطرح کروڑوں روپے کی آمدنی جاتی رہیگی۔ سموت ۱۹۵۵ میں بڑی ہل چل پڑی تھی۔ ہندوؤں کی بہت تعداد گنگا اشنان کو گئی تھی۔ کہ اس برس گنگا جی کی عمر ختم ہو رہی ہے خلقت کی یہ ہل چل دیکھ کر کچھ پنڈتوں نے چھوٹی چھوٹی کتابیں اور ٹرکٹ پبلک میں تقسیم کئے تھے۔ ان میں من گھڑت اشلوک دے کر لوگوں کو تسلی دلائی تھی۔ کہ گنگا کی عمر ابھی ختم نہیں ہوئی۔ سموت ۱۹۹۵ سے ہی پنڈتوں نے اپنے پتروں میں گنگا جی کی عمر کا لکھنا بند کر دیا۔ اسطرح ہندو خلقت کو بڑا سخت دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ سموت ۱۹۹۲ وکرمی تک جمنا کی باقی عمر ۵۳۸۴

برس ہے۔ جمنا جی کا مہاتم اُس وقت تک رہیگا۔ اور ہردوار کی جگہ برج دھام (متھرا اور بندرابن) کو آنے والے ست یُگ کا تیرتھ مانا جائیگا۔

مشہور کتاب چانکیہ نیتی میں آتا ہے "کہ دس ہزار برسوں کے ختم ہونے پر کلی یُگ میں وشنو بھگوان کا تو اس زمین پر نہیں رہے گا۔ اُسکے آدھے یعنی پانچہزار برسوں تک گنگا کا مہاتم رہتا ہے اُس کے آدھے برسوں تک گاؤں کے دیوتا رہتے ہیں۔

اس اشلوک کا مطلب پنڈت لوگ اپنی بیوقوفی سے غلط سمجھتے ہیں۔ اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے۔ کہ چاروں یُگوں کے ۱۲ ہزار برس ہوتے ہیں۔ یہ سب شاستروں میں آتا ہے۔ اُن میں سے دس ہزار برس ختم ہونے پر کلی یُگ میں مہا پاپوں کے باعث بھگوان وشنو کا تو اس زمین پر سے اب سے ۲۴۰۰ برس پہلے اُٹھ چکا ہے یہ ۲۴۰۰ برس پہلے وہ زمانہ تھا۔ کہ جب بودھوں نے قریباً سارے ہندوستان کو ناستک بنا دیا تھا۔ لوگ ایشور کو نہیں مانتے تھے اُسی زمانہ میں وام مارگ مت اور کئی ناستک مت پیدا ہوئے تھے اُن سب کا ناش سوامی شنکر آچاریہ نے کیا تھا۔ تب سے وشنو جی کا تو اس زمین سے جاتا رہا ہے۔ یہاں دس ہزار برسوں کا کلی یُگ میں ختم ہونا بتایا ہے۔ اگر یہ کلی یُگ ہی کے برس ہوتے تو ایسا آتا کہ "کلی یُگ کے دس ہزار برس ختم ہونے پر" اور دس ہزار کے آدھے پانچ ہزار ہوتے ہیں۔ اتنے برسوں تک گنگا جی کی عمر بتائی گئی ہے۔ یدھشٹر کے راج سے کلی یُگ شروع ہے۔ اس حساب سے آج کل

کلی یگی سموت ۶ ۳ ۵ ۰ ۵ پتروں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے مطابق بھی اس حساب سے گنگا کی عمر گزشتہ سموت ۶ ۵ ۹ ۱ وکرمی میں ختم ہو چکی ہے۔ تب سے جمنا جی کا مہاتم چل رہا ہے۔ گنگا کی دھار بھی رک گئی ہے۔ کئی مقامات میں گنگا جی میں بندھ باندھے گئے ہیں۔ نروڑا ضلع بلند شہر میں بندھ باندھا گیا ہے۔ وہاں سے ہزارہ نام کی نہر نکالی گئی ہے۔ ہردوار میں ہر کی پوڑھی کے سامنے بندھ باندھا گیا ہے۔ نیچے سے بڑی نہر نکالی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اس بندھ کے خلاف ہندوؤں نے بڑا اظہار ناراضگی کیا تھا۔ لیکن کلی یگ میں ایسا ہونا تھا اسلئے کچھ نہ ہو سکا۔

۳۶ برس پہلے بدری نارائن سے ۵۰ میل نیچے گرن پریاگ سے ایک پہاڑ گرنے کی وجہ سے گنگا کی دھار رک گئی تھی۔ اس سے وہاں پانی کا ایک تالاب بن گیا تھا اسے لوگ برہمتال کہتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگ اس دھار کے رکنے سے گنگا کی عمر ختم ہونا کہتے تھے۔ غرض گنگا جی بہتی رہیں گی۔ لیکن مہاتم نہیں رہے گا۔ گزشتہ ست یگ کا تیرتھ پشکر تھا۔ ترتیا کا نیمشن آرنیہ۔ دواپر کا کوروکشیتر تھا۔ کل یگ کا تیرتھ گنگا تھی۔ اس کے مہاتم کی مدت ۶ ۵ ۹ ۱ وکرمی میں ختم ہو چکی ہے۔ اب مستقبہ یگ کا تیرتھ جمنا جی ہیں۔ جن کے کناروں پر پورن برہم بھگوان کرشن

چیندر بالک پن میں کھیلتے پھرتے تھے۔ اب آئندہ جتنے پرب اور کنبھ آئیں وہ سب متھرا بندرابن میں ہونے چاہئیں۔

دیگر حوالہ جات

ہماری کتابوں کے حساب سے سموت ۲۰۰۰ وکرمی سے وہ سنہری زمانہ دنیا میں آنے والا ہے۔ جس کو آسمانی بادشاہت Kingdom of heaven کہتے ہیں۔ جس کا انتظار دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ کر رہے ہیں۔ جو روحانیت۔ الٰہیات اور پورے اطمینان قلب کا زمانہ ہوگا۔ جس میں کوئی شخص گناہ نہیں کرے گا۔ مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کے مطابق قیامت کا وہی زمانہ ہے۔ مدینہ والی مشہور کتاب مفسوم بخاری میں لکھا ہے۔ کہ چودویں صدی ہجری کی دوسری تہائی میں قیامت آئے گی۔ اور حضرت امام مہدی صاحب کا ظہور ہوگا۔

۱۰۰ برسوں کی ایک تہائی ۳۳ برس ۴ مہینے کی ہوتی ہے۔ دوسری تہائی ۶۶ برس ۸ مہینے کی ہوئی۔ سموت ۲ ہزار وکرمی ماہ ساون اماوش تتھی کو ہجری سن ۱۳۶۲ ماہ رجب تاریخ ۲۸ ہے۔ گویا چودویں

صدی کی دوسری تہائی ہی ہو گی۔ یہ حساب ہم سے ملتا ہوا ہے۔ اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ "قیامت قریب آ گئی دوزخ کی آگ بھڑکائی جا چکی ساری دنیا پر تاریکی پھیل گئی ہے۔ ارے ہندوستان والو۔ تمہاری آنکھیں کھلی ہیں یا نہیں نیند بھری یا نہیں۔ سوچ کر اٹھو دنیا پر وہ عدم میں جانے کو تیار ہے جو کچھ کرنا ہے۔ آج ہی کر لو۔"

یہاں ہندوستان والوں کو مخاطب کر۔ نا قابل غور بات ہے۔ کتاب صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ کہ "جب بھونچال بہت آئیں گے۔ اور عورتیں بد چلن ہو جائیں گی۔ بارش کم ہو گی۔ موتیں بہت ہوں گی۔ تب قیامت آئے گی۔" یہ بالکل ٹھیک ہے۔ شری کلکی بھگوان کا جسم بہت بڑا ہو گا۔ سینہ بہت چوڑا ہو گا۔ زردست پیغمبر کے خلیفہ جاماسپ نے اپنی مشہور کتاب جاماسپ نامہ میں لکھا ہے۔ کہ "ایک بڑے جسم والا مہاتما آئے گا۔ وہ دنیا بھر میں انصاف اور امن وامان پھیلا دے گا۔ لوگ گناہ چھوڑ دینگے۔ اُس وقت آفتاب۔ قمر اور مشتری (سورج چاند اور برہسپتی) کرک (سرطان) راشی میں آجائیں گے۔ اور وہ ایران میں آئے گا۔" بالکل یہی یوگ بھاگوت میں کلی یُگ کے خاتمہ کے سلسلے میں دیا گیا ہے۔ یہ اُس کی زبردست تائید ہے۔ اِسی طرح شیخ سنوسی نے

رسالہ" ناگفتہ بہ" میں قیامت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔
کہ" اُس دن جب دُنیا رو رہی ہوگی۔ تم پہاڑ سے اُترنے
والے لوگوں کی ایک آواز سنو گے۔ وہ تم کو تسلی دیں
گے۔ اور تم سے محبت سے ملیں گے۔ اُن کا سردار
چوڑے سینے والا ہوگا۔ تم لوگ اُس سے محبت اور
تعظیم سے ملنا کیونکہ خدا کی مرضی اسی میں ہے" یہ
سب کلکی بھگوان ہی کا ذکر ہے۔ وہی ایک بڑے پہاڑ
سے اُتر کر آئیں گے۔ وہی چوڑے سینے اور بڑے
جسم والے ہیں۔ اُن کے ساتھ مہرشیوں اور بھگتوں
کا ایک گروہ ہوگا۔ وہ دنیا میں امن اور خوشی پھیلائیں
گے" ایسا ہی مسلمانوں کی کئی کتابوں میں ملتا ہے۔
مشہور یوگی مہاتما آربند ھو گوش جو عرصہ سے پانڈے
چری میں رہتے ہیں۔ اپنی مشہور انگریزی کی کتاب
(Yoga and its object) یوگ اور اُس کے
سادھن میں لکھا ہے۔ کہ قدیم رُوحانیت اور تہذیب تباہ
ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ ہے۔ کہ اوپر اُٹھنے والی
باتوں کا آغاز کیا جائے۔ موجودہ زمانہ جلد آنے
والے ست یگ کے لیئے تیاریاں کرنے کا ہے۔
وغیرہ" یہ آربند گوش معمولی انسان نہیں ہیں۔
اسی طرح کچھ زمانہ ہوا پادری والٹروین کا ایک
مضمون لنڈن کے اخبار سنڈے ایکسپریس میں

شائع ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ ہندوستان کے بہت سے اُردو۔ ہندی وغیرہ اخباروں میں چھپا تھا۔ پادری صاحب کا بیان ہے۔ کہ "میں نے مصر کے مشہور مینار پر یہ لکھا ہوا پڑھا ہے۔ کہ جلد ہی ست یُگ ایک ہزار برسوں کے لئے آنے والا ہے۔ پادری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مینار پر یہ بھی کندہ ہے۔ کہ ایک خوفناک جنگ ہونے والی ہے۔ جس میں ساری دنیا شریک ہوگی۔ اُس عالمگیر جنگ کی تیاریوں کا سلسلہ ۱۹۳۶ء سے شروع ہو جائے گا۔ ویسے اس کا آغاز پہلے سے ہوگا"

یہ جنگ اٹلی اور ابیسینیا کے درمیان اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو گئی تھی۔ میں نے ۱۹۲۴ء میں لکھا تھا۔ کہ بھونچال اور سیلاب سے بڑی تباہیاں ہوں گی۔ ۱۹۲۷ء میں میں نے ایک ٹریکٹ لکھا تھا۔ کہ "جلد ایک تباہی خیز زمانہ آنے والا ہے۔ جب دنیا پر بڑی بڑی آفات نازل ہونگی"

چند سال ہوئے لنڈن کے مشہور جوتشی مسٹر ایچ نیلر نے لکھا تھا۔ کہ "آئندہ دو برسوں میں اتنا بڑا انقلاب آئے گا۔ کہ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دُنیا والے اُسے کس طرح برداشت کریں گے" یہ بھی بالکل درست ہے۔

لنڈن کا دوسرا مشہور جوتشی شیرو لکھتا ہے۔ کہ وہ عالمگیر جنگ ہونے والی ہے۔ جنگ کا سلسلہ سنہ ۱۹۳۸ء کے لگ بھگ ہوگا۔ بیکاری اتنی بڑھ جائے گی۔ کہ لوگ بھوکے رہیں گے۔

میرے حساب سے یہ عالمگیر جنگ سنہ ۱۹۴۲ء میں ختم ہو گی۔ ویسے اس کا سلسلہ سنہ ۱۹۳۸ء سے شروع ہوجائے گا۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس کے بعد دنیا میں کھانے پینے کی بڑی کمی ہو جائے گی۔ اور کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔ سنہ ۱۹۳۹ء مطابق سموت ۱۹۹۶ سے سموت ۱۹۹۸ وکرم تک دُنیاوی حالت بہت خراب رہیگی۔ اور سموت ۱۹۹۰ بیساکھ مہینے میں شری کلکی بھگوان دنیا میں ظاہر ہوجائیں گے۔ تب بڑی ہل چل مچے گی۔ سموت ۲ ہزار وکرم میں کلی یُگ ختم ہو کر سَتیہ یُگ آئے گا۔ کلکی پُران ۷۔۳۔۱۰۔ میں بھی لکھا ہے۔ کہ کلکی بھگوان کے ظاہر ہونے کے اگلے سال ہی کلی یُگ ختم ہو جائے گا۔ فرانس کا مشہور جوتشی رومال رولاں لکھتا ہے۔ کہ "آج کل ہم ایسے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ جس میں ہماری تہذیب تباہ ہونے والی ہے۔ اس کے بعد دوسری تہذیب شروع ہونے والی ہے"۔ اور سموت ۲ ہزار وکرم مطابق سنہ ۱۹۴۳ء سے دوسری تہذیب ستیہ یُگ کی شروع ہوجائیگی۔ اُس سے کچھ پہلے ایک بڑا دیس (جاپان) اور انگلینڈ کا ایک خاص حصہ سمندر میں ڈوب

جائے گا۔ ہر یُگ کے بدلنے پر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ گذشتہ ست
یُگ کے بدلنے پر ایک بڑا مُلک سمندر میں ڈوب گیا تھا اُس
کے ٹھیک نام کا پتہ نہیں ملتا۔ یُورپ کے محققوں نے اس
کا نام اٹلنٹس رکھ کر لکھا ہے۔ کہ وہ قدیم ہندو تہذیب
کا مرکز تھا۔ یُورپ والوں نے اس کے ڈوبنے کا وقت
۱۲ ہزار برس سے زیادہ بتایا ہے۔ جو بالکل درست ہے کیونکہ
گذشتہ ست یُگ کو ۱۲ ہزار برس ہی ہوئے ہیں۔ پھر گذشتہ
تریتا یُگ کے بدلنے پر لنکا ڈوب گئی تھی۔ گذشتہ دواپر یُگ
کے بدلنے پر دوارکا جی ڈوب چکی ہیں۔ اب کلی یُگ کے بدلنے
پر کئی مُلک ڈوبیں گے۔ اور کئی بھونچال وغیرہ سے پھٹ جائینگے

انجیل کے ثبوت

مرقس کی انجیل میں اس مضمون پر جو لکھا ہے۔ اُس کا اختصار یہ
ہے۔ حضرت عیسٰے کہتے ہیں۔ کہ "لوگ میرے نام سے آئیں گے اور
کہیں گے کہ میں ہی مسیح ہوں"۔ ایسا ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔
وہ بہت لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اور جب تم جنگ کی چرچا سنو تو
گھبرا نہ جانا یہ ضروری ہوگی۔ اور اس کا سلسلہ اس وقت تک
ختم نہ ہوگا۔ جب تک قوم پر قوم اور بادشاہ پر بادشاہ کی چڑھائی نہ ہو
جائیگی۔ جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔ اور کال پڑیں گے۔ یہ باتیں مصیبتوں

کے شروع میں ہوں گی۔ بھائی کو بھائی اور باپ کو بیٹا مارے گا میرے نام کی وجہ سے لوگ تم سے دشمنی کریں گے۔ وہ دن بڑی مصیبتوں کے ہوں گے۔ اُن دنوں سُورج پر اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند روشنی نہ دے گا۔ آسمان میں تارے ٹوٹیں گے۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی"۔

حضرت مسیح کی یہ تمام پیشینگوئیاں ٹھیک ہیں۔

سُورج کا اندھیرا ہو جانا اور چاند کا روشنی نہ دینا بھی بالکل درست ہے۔ کیونکہ کلی یُگ کے ختم ہونے والے سال سموت ۲ ہزار وکرمی ماہ ساون میں جب کلی یُگ ختم ہو کر ست یُگ آئے گا۔ تب ساون کی اماوس کو سُورج گرہن ایسا پڑیگا۔ کہ تمام میں اندھیرا ہو جائے گا۔ یہ گرہن کلی یُگ کے ختم ہوتے ہی دوپہر کو لگے گا۔ اور سُورج کا طلوع اسی دن ست یُگ کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا۔ اس مہینے کی پورنماشی کو چاند گرہن بھی بڑا بھاری لگے گا۔ اور تمام میں اندھیرا ہو جائے گا۔ یہ سُورج اور چاند روشنی نہ دیں گے۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ دونو کو بڑا بھاری گرہن لگے گا۔ بھونچال بھی کئی جگہ آ چکے ہیں۔ اور جنگ بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس جنگ کی آگ دنیا بھر میں بھڑکے گی۔ یہ میں کئی برسوں سے لکھ رہا ہوں

مالابد قبل القیامت

یہ عربی کی ایک کتاب کا نام ہے۔ جو شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی کی ہے۔ اس میں قیامت کے آنے سے پہلے کے آثار لکھے ہیں۔ اُس کا اختصار یہ ہے۔ کہ اطمینان نیند کے سوا نہ ملے گا۔ مشرق والے مغرب والوں کی تائید اور تقلید کریں گے عورتیں مردوں کی برابری کریں گی۔ سونے سے لوہے کی قیمت زیادہ ہو جائے گی۔ چاندی جیسی ایک دھات نکل آئے گی۔ اُس کے سکے بھی بنینگے۔ بازاروں میں بیٹھ کر کھانا قابلِ فخر سمجھا جائے گا۔ لباس پھٹے ہوئے دامن کا ہوگا۔ عورتوں میں بے شرمی آجائے گی۔ شریف گھروں کی عورتیں بھی کھلے منہ بازاروں میں پھریں گی۔ آفتاب کے طلوع ہونے تک لوگ سویا کریں گے۔ پرندوں کی طرح لوگ آسمان میں اُڑتے پھریں گے۔ لوگ اپنے خیالات جلد ہی دُور کے ممالک میں بھیج دیا کرینگے۔ کھانے کے لئے لوہے کے ہاتھ ہوں گے۔ پلنگ بھی لوہے کا ہوگا۔ سواریاں بے جان ہوں گی۔ نہ کھائیں گی نہ پیئیں گی۔ اور زمین کو کاٹتی ہوئی ہزاروں میل چلینگی۔ ماں باپ کی عزت نہیں رہیگی۔ مذہب نہ رہیگا۔ سورج رات کو سوا نیزے پر آجائیگا۔ لوگ اُس کی روشنی

پسند کریں گے۔" یہ سب باتیں ہو رہی ہیں۔ میں ایک خاص بھید کی بات کھولتا ہوں۔ عام طور پر مسلمانوں میں مشہور رہے۔ کہ قیامت کے دن سورج سوا نیزے پر آجائے گا۔ لیکن اس کتاب مذکور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ در حقیقت وہ بجلی کی روشنی ہوگی۔ کہ سورج رات کو سوا نیزے پر آجائے گا۔ لوگ اس کی روشنی پسند کریں گے۔ یہاں لفظ "رات" بھی یہی بتاتا ہے۔ شہروں میں بجلی کے کھمبے بھی سوا نیزے کے برابر ہی ہوتے ہیں۔

عربی کی ایک کتاب " الکشف والکتم فی معرفت ہے۔ جو مکہ کی حمیدیہ لائبریری میں ہے۔ اس سے کئی اقتباسات شائع ہو چکے ہیں اس میں لکھا ہے۔ کہ جب باہمی بغض و عناد لڑائی جھگڑے اور زناکاریوں کے سلسلے بڑھ جائیں گے۔ تب ایک خاص ہستی آئے گی۔ وہ روحانی طاقتوں کی مالک ہوگی۔ وہ آگ کے ہتھیاروں کو بے کار کر دے گی۔ اس کے پاس صرف ایک چمکتی ہوئی تلوار ہوگی۔ اس کو ہر جگہ فتحمندی حاصل ہوگی۔ وہ اپنی فوج اپنی روحانی طاقت سے ہی چشم و زدن میں کہیں کی کہیں لے جائے گا۔ اس کو سواریوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ دنیا والے اس کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ وہ دنیا کو "جنت بنا دے گا۔ اس کی مہربانی سے بچے جوان۔ اور بوڑھے نوجوان ہو جائیں گے۔ وہ تمام دنیا کو فتح کریگا۔" یہ سب شری کلکی بھگوان ہی کا بیان ہے۔ اور ان کے ظاہر ہونے کا وقت ٹھیک بتایا

ہے۔ اس قسم کی باتیں شری کلکی بھگوان سے ہی ملتی ہیں۔ مشہور کتاب امام آخر الزماں میں بھی عیسائیوں کے پیغمبر حضرت دانیال کی خاص پیشینگوئیاں شری کلکی اوتار کے متعلق ہی ہیں۔

بھگت سُورداس جی کا بھجن

شری بھگت سُورداس جی کا یہ بھجن مشہور ہے۔ کوئی اس کو تلسی داس جی کا بھجن کہتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ بھجن یہ ہے۔

ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے
میگھ نادر اون کا بیٹا سو پُنی جنم دھرے
پورب پچھم دکھن اُتر چہوں دِش کال پڑے
اکال مرتیو جگ ماہیں ویاپے پرجا بہت مرے
دُشٹ دینت کو ایسا کاٹے جیسے کیٹ جرے
ایک سہر نو سو سے اُوپر ایسا یوگ پڑے
سہر برس تک ست یُگ بیتے دھرم کی بیل بڑھے
سُورن پھول پرتھوی پر پھولے پُنی جگ دشا پھرے
سُورداس یہ ہری کی لیلا ٹارے نہیں ٹرے

اس بھجن میں ”ایک ہزار نو سو سے اُوپر“ لکھا ہے۔ یہ ۱۹۰۰ ہوتا ہے اور اس کے اوپر آج کل کا زمانہ چل رہا ہے۔ اس کے خاتمہ پر ست یُگ آئے گا۔

دیگر تمام مذہبوں میں بھی ایسا ہی آتا ہے۔ لیکن ہمارے پنڈت بھائی کتابوں کی تحقیقات نہیں کرتے۔ اور صرف

سنسکرت ہندی کے سوا اور کوئی زبان جانتے نہیں۔ اس حالت میں وہ دوسرے مذہبوں کی واقفیت کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ تو صرف اپنے گھمنڈ میں پڑے ہوتے ہیں۔ سناتن دھرم میں ویدوں شاستروں۔ پرانوں اور جوتش کی کتب اور عیسائیوں۔ مسلمانوں۔ پارسیوں دیگر کتابوں اور گورو گوبند سنگھ کی تحریر ستاروں کی چال سے مہاتما آربند گوش اور دیگر لوگوں کی تحقیقات اور سورداس جی کے بھجن سے تمام یورپ کے سائنسدانوں کی تحقیقاتوں سے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے۔ کہ کلی یُگ ختم ہو کر ست یُگ آ رہا ہے۔ دنیا میں بڑا انقلاب ہونے والا ہے۔ لیکن صرف مہورت وغیرہ بتانے والے پنڈت اور اُلٹا سیدھا شادی بیاہ کرانے والے جنہوں نے اس مضمون کو دیکھا تک نہیں۔ اپنی ہٹ پر اڑے ہوئے ہیں کچھ وام مارگ مت کے پنڈت بھی سناتن دھرمی پنڈتوں میں پیٹ پالنے کے لئے گھس گئے ہیں۔ اُن کی پہچان یہ ہے کہ وہ بھگوان کی بھگتی اور خصوصاً ہری کیرتن کے خلاف رہا کرتے ہیں۔ پچھلے زمانوں میں بھی ایسے ناستک پنڈتوں کے جھگڑے پرم بھگتوں کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ آج کل جو انوپ شہر کے پنڈت اکھلانند کوی رتن ہیں۔ وہ تو اپنی کتاب "ویدتری سمالوچنا" میں اپنا دھرم صاف طور پر "شاکت مت" یعنی وام مارگ لکھ چکے ہیں۔ وہ کسی اوتار

کو نہیں مانتے بلکہ بھگوان رام کو گالیاں دیتے ہوئے۔ اُن کو
"راج بھرشٹ اور استری دیوگ کاتر" لکھ کر نام بھگت
لوگوں کا دل دکھایا ہے۔ صرف روپوں کے لئے وہ سناتن
دھرم سبھاؤں میں پھرتا ہے۔ اور بیوقوف سناتن دھرم
سبھائیں اُن کو بُلاتی ہیں۔ اور روپے دے کر اوتاروں
کو گالیاں دلاتی ہیں۔ اسی طرح سناتن دھرم پرتی ندھی
سبھا لاہور (پنجاب) کے اُپدیشک شری کرشن شاستری
نے شاستر ارتھ میں کھُلے طور پر رام مارگیوں کے پنڈت محی
دھر کا یجروید بھاشیہ مانا ہے۔ اور بھرے جلسے میں گائیتری
منتر کے اس آخری فقرے۔ . . . . . .
"دھی مہی دیو ناپر چودھیات" کا گندہ مذاق اُڑایا ہے۔
میں اُن کا کیا ہوا ارتھ سخت بدتمیزی گندگی اور ویدوں کی
بے ادبی کی وجہ سے لکھ نہیں سکتا۔ وہ نیوگ کا ذکر کرتے ہوئے
بھرے جلسے میں کہہ رہے تھے۔ کہ ہم لوگ سانڈ ہیں۔ نیوگ
کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اُن کی یہ بدتمیز گفتگو سُن کر عورتیں
اُٹھ کر چلی گئیں۔ یہ اُن کی تمیز ہے۔ مجھے اُن پر کئی طرح
کا شک ہو رہا تھا۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا میں ایسے بدتمیز
اُپدیشک نہیں رہنے چاہیئے۔ مگر وہاں تو پرکاشانند جیسے بد
چلن آدمی بھی اُپدیش کرتے رہے۔ پرکاشانند نے کھلے
بندوں حضرو ضلع اٹک میں ایک عورت کو نکالا اور سناتن
دھرم کی ایک پارٹی اُس کی مدد کرتی رہی۔ یہ کمینے اور

باجی لوگ میرے اعتراض کرنے پر میری ہی مخالف ہو گئے تھے۔
ایک مادھو آچار یہ شاستری کول ضلع کرنال والے ہیں۔ انہوں نے سناتن دھرم سدھانت کے بالکل خلاف نئے نئے دل چسپ اور اچھے لیکچر بیوقوفوں کو پھنسانے کے لئے بنا رکھے ہیں۔ ہر جگہ وہی کہتے پھرتے ہیں اس سلسلے میں انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے جسکا نام "شبو لنگ ہی اونکار ہے" بھلا کہاں شولنگ اور کہاں اونکار جو آدمی ان باتوں تک کو نہیں جانتا وہ دھرم پرچار کیا خاک کرے گا ایسے لوگوں کے لیکچر سُنکر لوگ سخت بھرم اور غلط فہمیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ مشکل مضمون پر تو کیا عام دھارمک مضمون پر پورے صحیح طور پر بول ہی نہیں سکتے۔

کیا کیا ہونیوالا ہے

کلی یگ کے ختم ہونے پر تمام دنیا میں بڑا بھاری انقلاب ہو گا۔ کئی مقامات پانی میں ڈوب جاویں گے۔ عالمگیر جنگ ہو گی۔ آبادی بہت کم رہ جائیگی۔ صرف دھرماتما لوگ بچیں گے۔ اُن سے ستیہ یگ چلیگا۔ ۳۰۔۔۴۰ کوس میں ایک دو گھر نظر آئیں گے۔ بحرے روم میں گھور جنگ سے بڑا خون بہے گا۔ منگولیا۔ روس۔ بحرہ عرب اور بحیرے روم اور بحر الکاہل میں خون ریز لڑائیاں ہونگی۔ نہر سویز پر بڑا بھاری جھگڑا ہو گا۔ سمندر کے کناروں کے کئی مقامات غرق ہو جائیں گے۔ پہاڑی علاقے بہت سے پھٹ جائیں گے۔ آپس کے جھگڑوں میں لوگ بہت تباہ ہونگے۔ صوبہ پنجاب کی بہت بری حالت ہو گی۔ بھونچال سے بہت جگہ ناش ہونگی۔ کئی جگہوں پر آگ لگے گی۔

مہاماری اور کال پڑے گا۔ غرضیکہ لوگوں پر بڑی بڑی مصیبتیں آئیگی۔ وغیرہ وغیرہ جب شری کلکی اوتار دنیا بھر میں پھر کر واپس ہندوستان آئیں گے۔ اُس کے بعد آپ کی شادی قابل تعلیم شری پدماجی سے ہو گی۔ جہاں جہاں گنگومانس ہو گا۔ اور گتے بہت ہو نگے۔ کلکی جی اُن مقامات کو تباہ کر دیں گے۔ کیونکہ کلی یُگ کے مقامات کی یہی دو نشانیاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک چترُیگی کا سامان دوسری چترُیگی میں تباہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گزشتہ چترُیگی کا کچھ بھی سامان موجودہ چترُیگی میں نہیں ملتا چاروں ویدوں شاستروں اور پرُانوں میں ملاوٹ اور کانٹ چھانٹ ہو جاتی ہے۔ اب کے بار بھی ہو گئی ہے۔ ہمالیہ کے اوپر سِدھ آشرم ہے۔ وہاں سناتن دھرم کا تمام لٹریچر موجود رہتا ہے۔ ست یُگ آتے ہی رِشی لوگ وہ سب لٹریچر وہاں سے ہندوستان میں لے آئیں گے۔ موجودہ کتابیں غلط ہو جانیکی وجہ سے اس یُگ تک رہ جاتی ہیں۔ شاستروں میں موجودہ چترُیگی کے ہی اوتار ملتے ہیں۔ آخری اوتار شری کلکی جی ہیں۔ اگلی چترُیگی کے اوتاروں کا فیصلہ آنے والے ست یُگ میں ہو گا۔ کلکی جی اگلی چترُیگی کا تمام انتظام کریں گے۔ اور نیا سموت جاری کیا جائے گا۔

جو لوگ اس انقلاب سے بچ کر آنیوالے ست یُگ تک بچیں گے وہ شری کلکی بھگوان کی کرپا سے بچوں سے نوجوان اور بوڑھوں سے جوان ہو جائیں گے۔ بھگوان کے بہت بڑے جسم کا درشن کرنے پر بڑے بڑے جسم والے بچے پیدا ہو نگے۔

کلی یُگ کے ختم ہونے پر خوفناک جنگ ہو گی۔ بیماریوں سے انسان

اتنے مریں گے۔ کہ اُن کی لاشوں سے بدبو پیدا ہو جائے گی۔ شری کلکی بھگوان کے آنے پر اُن کے جسم سے اتنی خوشبو نکلے گی۔ کہ وہ تمام بدبو جاتی رہے گی۔ کلی یگ سمبت ۲ ہزار وکرمی مطابق یکم اگست ۱۹۴۳ء کو ختم ہو گا۔ اُس دن بڑا بھاری سورج گرہن ہو گا۔ وہ گرہن کلی یگ میں لگے گا۔ اور دن کو ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ کے بعد ست یگ میں ختم ہو گا۔ اُس سے تمام کرہ ہوائی صاف ہو جائے گا۔ باپ کے سامنے بیٹا نہیں مرے گا۔ کوئی عورت بیوہ نہیں ہو گی۔ اناج طاقتور پیدا ہو گا۔ انسان اور حیوان بڑے بڑے قد کے ہوں گے۔ انسانوں کی عمریں ۴۰۰ برس کی ہوں گی۔ بارش وقت پر ہو گی۔ لوگ بیمار نہ ہوں گے۔ دواخانے نہ ہوں گے کچہریاں نہ ہوں گی۔ لوگ کوئی جرم ہی نہ کریں گے۔ زناکاری نہ ہو گی۔ بازاروں میں رنڈی کوئی نہ ہو گی۔ غلہ بہت سستا ہو گا۔ کلی یگ کی سب دولت ست یگ والوں کو ملے گی۔ سونا اتنا زیادہ ہو گا۔ کہ مکانوں میں لگایا جائیگا۔ ست یگ کے مطابق نئے شہر آباد کئے جاویں گے۔ گائیں بہت ہونگیں۔ جنگل چرندوں اور پرندوں سے بھرے رہیں گے۔ سونے کے سکے چلیں گے۔ جواہرات بہت ہونگے۔ لوگ دھن جمع کر کے نہ رکھیں گے۔ اچھے کاموں میں خرچ کریں گے۔ ہر کلی یگ میں نئے نئے مت متاشتر ہو جاتے ہیں۔ ست یگ میں صرف ایک سناتن دھرم رہا کرتا ہے۔

یورپ کے جنرل لڈمین ڈرف لکھتے ہیں۔ کہ "یورپ تباہ ہو جانے کی طرف جا رہا ہے۔ ایشیا کے لوگ اُس کی جگہ لیں گے"۔

شہر دہلی اور متھرا ایک بار پھر شاندار ترقی کو حاصل کریں گے۔ یہ دونوں نئے سرے سے سنہری عمارتوں والے شہر ہونگے۔

دنیا کے تمام مذہبوں میں ہی کسی نئے اوتار کے آنے کی پیشینگوئیاں ہیں۔ ملک برہما میں دس ہزار بودھ لوگ نیا اوتار (کلکی جی) کے استقبال کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ہندو براہمنوں کی پھیلائی ہوئی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب اُن کو جلد بیدار ہونا چاہیئے۔ بداعمالیاں چھوڑ کر سب لوگ بھگتی کریں۔ اور بھگوان کے نام اور کام پر دھن خرچ کریں۔

نرنے سندھو کا پرمان

نرنے سندھو پرکرن ۳۔ پورا اردو کا ترجمہ:۔

۴۳۲۰۰۰ ہزار ۴ سو برس جب کلی یُگ کے ختم ہو جائیں گے تب گزشتہ یُگ کی طرح یُگ بدلے گا۔

یہاں کلی یُگ کی عمر ۴۰۰۰۰ برس بتائی ہے۔ یہ کلی یُگ اور اس کی سندھیا کا زمانہ ہے۔ اس میں ۴۰۰۰ برس سندھیانش کے ملانے سے کلی یُگ کے ۴۸۰۰ برس بنتے ہیں۔ گویا نرنے سندھو میں بھی صاف طور پر کلی یُگ کی عمر صرف ۴۸۰۰ برس بتائی گئی ہے۔

اتھروید کا ثبوت

(اتھروید کانڈ ۸ ۔ ورگ ۲ منتر ۲۱) سائن آچاریہ نے اس منتر کا ترجمہ اسطرح سے کیا ہے۔ چاروں یگوں کے برسوں کی سندھی سنوتسروں کو چھوڑکر چاروں یگوں کے برسوں کا جوڑ ۰۰۰۰ ابرس ہم تے ہیں۔ کلی یگ دواپریگ ترتیا یگ اور ست یگ یہ چاروں یگ کہلاتے ہیں! ان کی تقسیم ہم اسطرح کرتے ہیں یہاں پر وید نے بھی چاروں یگوں کی عمر ۰۰۰۰ ابرسوں کی لکھی ہے اور ان برسوں کو دیوتاؤں کے برس نہ بتلا کہ خالی سنوتسر ہی لکھا ہے۔ جسکا مطلب انسانوں ہی کے برسوں سے ہے۔ ساتھ ہی اس منتر میں پہلے کلی یگ کا ذکر کرکے پھر دواپر۔ ترتیا اور ست یگ کا الٹے قاعدہ سے شمار کرانا بھی قابل غور ہے۔ جیساکہ منوسمرتی کے پہلے ادھیائے کے ۶۹۔ اشلوک کا ارتھ کرتے ہوئے اوپر لکھا جا چکا ہے۔

ا ۰۰۰۰ ابرسوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ کہ کلی یگ ۰۰۰ ۴ برسوں کا دواپر ۰۰۰ ۳ برسوں کا ترتیا ۰۰۰ ۲ برسوں کا اور ست یگ ۰۰۰ ۱ برسوں کا ان میں سندھیا اور سندھیانش کے برس نہیں ہیں۔

بودھوں سے جنگ

کلکی بھگوان کی بہت بڑی جنگ بودھوں کے ساتھ ہوگی چین۔ جاپان منگولیا تبت وغیرہ میں جنگ سے خون کی بڑی ندیاں بہیں گی۔ ان لڑائیوں میں شنکد یوجی بھی

ساتھ ہونگے۔ فوج ہمراہ ہو گی۔ دنیا بہت ختم ہو گی۔ جاپان کا ایک بڑا حصہ پانی میں ڈوب جائیگا۔ چین تباہ ہو جائیگا۔ بدھوں کے مارے جانے پر اُن کی مصیبت زدہ بہت عورتیں کلکی بھگوان کے پاس آئیں گی۔ بھگوان اُن کا حُسنِ عقیدت دیکھ کر اُن کو مکتی (نجات) بخش دیں گے۔ ایک بڑی بھاری جنگ کیکٹ دیس میں ہو گی۔ کیکٹ بہار کے مشہور شہر پٹنہ کو کہتے ہیں۔ تب امریکہ بھی اُٹھیگا۔ اور بحرِ روم میں بہت ہل چل برپا ہو گی۔ ہندوستان اور دیگر ممالک میں بھی کھانے کو نہیں ملیگا۔ ماں۔ باپ اپنی اولاد کو چھوڑ کر اپنی جان بچا کر بھاگ جائیں گے۔ آتے ہوئے رستہ میں کلکی بھگوان کو مرُو ملیں گے۔ جو بھگوان رام کی نسل سے ہیں۔ اور تپ کر رہے ہیں۔ بھگوان وہاں سے گنگا کے کنارے آئیں گے۔ مہاراجہ شانتنو کے بھائی اور بھیشم پتامہ کے بھیجا۔ دیواپی بھی بھگوان سے ملیں گے۔ وہ دونو بھگوان کے ساتھ رہیں گے۔ اور اُن کی خدمت سرانجام دینگے۔ ادھر مخالفوں کو شکست دیکر کلکی بھگوان یوروپ کو جائیں گے۔

اور اُدھر سے ۱۹۴۳ء کے آغاز میں واپس آکر مرُو اور دیواپی کو اُن کا راج مشرق اور مغرب کا دیں گے۔ کلکی پران میں لکھا ہے۔ کہ بھگوان کے بھگتوں کے بھی اوتار ہونگے۔ چنانچہ وہ بھی ہو چکے ہیں۔ دنیا میں ورن آشرم دھرم ٹھیک طور سے ویدوں کے مطابق چلیگا۔ ورن سنکر (مخلوط النسل) کوئی نہیں رہیگا۔ وہ زمانہ پورے دھرم اور آنند کا ہو گا۔

ورن سنکر

منوسمرتی وغیرہ شاستروں میں لکھا ہے۔ ایک ورن یا ایک ماں۔ باپ نہ ہوں اُس

سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ ورن سنکر کہلاتی ہے۔ اُس کی خصلت میں ہی باپ بھرا ہوتا ہے۔ ان دو غلے لوگوں سے جو سنتان پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کے خون اور چال چلن میں فرق دیکھکر رشیوں نے اُن کا نام انتیج (اچھوت) لکھا ہے۔ ان میں جو اقوام اپنی اُسی حالت میں رہ گئی ہیں۔ وہ کچھ اچھی کہلائیں۔ اور باقی سب اچھوت اقوام بن گئیں۔ ویاس سمرتی ادھیائے اوّل اشلوک ۱۰-۱۱-۱۲ میں لکھا ہے۔ ترجمہ

براہمنوں میں شودر سے پیدا ہوئے چنڈال تین طرح کا ہوتا ہے۔ بڑھئی نائی گوالہ۔ گھڑے بنانے والا کمہار۔ بنیا۔ کیرات۔ کائستھ۔ مالی۔ کدمبی۔ ورٹ۔ میدا پنجاب میں ان کو میگھ کہتے ہیں۔ بھنگی۔ داس۔ شوپچ۔ کولک۔ (کوہلی) یہ سب اور وہ لوگ جو گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ سب اچھوت ہیں۔ ان کے ساتھ بات کرنے اور چھونے سے نہاوُ۔ اور ان کو دیکھنے پر سورج کا درشن کرو۔ (۱۲) کوہلی کی طرح کرُمی قوم بھی ہے۔

گویا مہرشی ویاس جی نے ان جاتیوں کو مہا پاپی بتایا ہے اس قسم کے کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جن سے ہم لوگ ملتے ہیں۔ مگر کام ہو جانے کے بعد اپنے آپکو پاک کر لیتے ہیں۔ جیسے اوپر اقوام بتائی ہیں۔ نائی سے حجامت بنا کر اسی وجہ سے نہایا جاتا ہے۔ کیونکہ چنڈال ہوتا ہے۔ لیکن ہندو لوگ شاستروں کی ناواقفیت کی وجہ سے اتنے نیچے گر گئے ہیں۔ کہ نائیوں سے بیاہ شادی کے کام میں آٹا تک گندھواتے۔ اور ان کو میگھے بھیجتے اُن کے ہاتھوں سے مٹھائی وغیرہ تقسیم کرواتے یہ سب باتیں شاستروں کے خلاف ہیں۔

شریمد بھاگوت ۲-۴-۱۸-اشلوک کا ترجمہ یہ ہے۔ کیرات۔ ہون۔ اندھر۔ پلند پکس۔ آبھیر کنک۔ یون۔ کھس۔ وغیرہ پاپی لوگ جنکے چرنوں کے دھیان سے پاک

ہو جاتے ہیں۔ اُن بھگوان وشنو کو نمسکار ہے۔

جہاں ان لوگوں کو بھی اچھوت بتایا ہے۔ اسی طرح اعمال افعال دکرم کے مطابق وقت وقت پر قومیں بدلتی رہتی ہیں۔

یم سمرتی ۳۳ میں انتنج لفظ اس طرح آتا ہے۔

دھوبی۔ چمار۔ نٹ۔ بانس بنانے والے۔ ملاح۔ میدر میگھ بھیل۔ یہ ستنا قوام انتنج کہلاتی ہیں۔ ان کا ہی ذکر انترمی سمرتی ۱۹۵ میں آتا ہے۔

کرم کانڈ میں جات پات ہوتی ہے۔ بھگتی مارگ میں نہیں ہوتی۔ لیکن بھگتی سے بھی انسان بہت محنت اور مشکل کے بعد پاک ہوتا ہے۔ آج کل ورن سنکر لوگ بہت بڑھ گئے ہیں۔ جلد آنے والے ست یُگ سے پہلے پہلے سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔

جنیُو اور چوٹی

زمانہ گزشتہ میں جنیُو اور چوٹی پر خون ہو جاتے تھے۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں ہندوؤں نے ان کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ لیکن کلی یُگ کا زور اب اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ ہندو لوگ جنیو اور چوٹی اپنے آپ ہی چھوڑ رہے ہیں۔ بلکہ اس کو فیشن بنالیا ہے۔ اور کرم کانڈ کم نا ہونا ہو گیا ہے دیگر چھوٹی اقوام کے لوگ برہمن اور راجپوت بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ جو شخص جس قوم میں ہوتا ہے۔ اُسکی وہ قوم موجودہ جنم میں نہیں بلکہ کرم کر نیسے اگلے جنم میں تبدیل ہوا کرتی ہے۔ اونچی قوم کے ہندو تو جنیُو اُتار کر پھینک رہے ہیں اور نائی چمار۔ بھنگی وغیرہ نیچ اقوام پہن رہی ہے یہ بھی کلی یُگ کے ختم ہونے کا پترا

بھاری نشان ہے۔ ویاس بھگوان نے ٹھیک لکھا ہے۔ کہ "نیچ لوگ کلی یگ میں اونچے اٹھیں گے"۔

شاستر ارتھ

اس مضمون پر کہ کلی یگ ختم ہو رہا ہے۔ یا کہ نہیں نیز کلکی اوتار کا جنم ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔ میرے شاستر ارتھ پنڈتوں سے بہت جگہ ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان سے پنڈتوں میں ہل چل پڑ گئی۔ کسی جگہ بھی میرے زبردست ثبوتوں کا پنڈت لوگ جواب نہیں دے سکے۔ بہار سنسکرت کالج کے پروفیسروں سے جو شاستر ارتھ مظفر پور میں ہو چکا ہے۔ وہ اُن کو ہمیشہ یاد رہیگا۔ ودوت پریشد سہارن پور سے تین دن سب پنڈتوں کو ہارنا پڑا۔ پھر ان ہارے ہوئے پنڈتوں نے مقامی آریہ سماج کو ابھارا۔ آریہ سماج سے بڑے مارکہ کا شاستر ارتھ ہوا۔ ہارے ہوئے پنڈتوں نے آریہ سماجی پنڈتوں کو بہت مدد دی لیکن پھر بھی وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور بھرے جلسے میں ہارنا پڑا۔ ہارے ہوئے پنڈتوں نے سماجیوں کی بہت مدد کی جو رام اور کرشن کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ پھر بھی آریہ سماج جیت نہ سکا۔ شہر اٹاوہ کے شاستر ارتھ میں وہاں کے مشہور پنڈت لجا رام جی کو اپنی غلطی مان کر ہار تسلیم کرنی پڑی۔ لاہور کے مہا مہو پادھیائے مادھو بھنڈاری پرنسپل سنسکرت کالج اور جگدیش ہری شاستری شاستر ارتھ کرتے کرتے گالیوں پر اُتر آئے اور اس طرح شاستر ارتھ سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے دہلی میں آریہ سماجی ویاس دیو ایم اے۔ کو آریہ سماج چاوڑی بازار میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے بڑی ہار کھانی پڑی۔ اسی طرح دربھنگہ۔ مرزا پور۔ کانپور۔ دہلی۔ کرنال۔ کڑالی ضلع انبالہ وغیرہ میں بڑے بڑے شاستر ارتھ ہوئے۔ کالنشی کے پنڈت

بھی شاستر ارتھ میں کوئی جواب نہ دے سکے۔
میں اس بات کا قائل نہیں ہوں۔ کہ کوئی شخص گھر میں بیٹھکر کوئی مضمون یا ٹریکٹ چھپوادے اور میرے پاس نہ بھیجے تو میں اُس کا کیا جواب دے سکتا ہوں۔ میں برسوں سے شاستر ارتھ کا چیلنج دے رہا ہوں جسکو حوصلہ ہو وہ پبلک کے ساتھ مجھ سے شاستر ارتھ کر کے دیکھ لے۔ بہرحال اب میں پبلک کو دھوکے میں نہیں رہنے دونگا۔ کہیں کہیں۔ آریہ سماجی بھی شور مچاتے ہیں لیکن کلی یگ کے مضمون کو اُن کا سوامی دیانند ہی نہیں سمجھ سکا۔ تو یہ لوگ اس پر کیا شاستر ارتھ کریں گے ہندو پنڈتوں میں بہت ہل چل پڑ رہی ہے۔ کیونکہ جس کلی یگ کو ۲۰۰۰۳۴ برسوں کا ۱۱۰۰ برس سے مشہور کر چکے ہیں۔ میں نے اُس حساب کو غلط ثابت کر دیا۔ اب شرم کے مارے ان کو منہ دکھانے کو جگہ نہیں ملتی۔ اس لئے میرے ساتھ مار پیٹ کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ میں چینا باؤنی میں جو کچھ ۱۵ برس سے لکھ چکا ہوں۔ وہ سلسلے وار برابر ہوتا جا رہا ہے۔ کلی یگ کے علاوہ آریہ سماج وغیرہ کے ساتھ دیگر بہت سے مضامین پر بھی بڑے سینکڑوں شاستر ارتھ ہو چکے ہیں۔ مگر وہ کسی میں کامیاب نہیں ہوئے کہیں کہیں موقعہ دیکھ کر اپنی جان بچانے کیلئے اس مضمون پر شاستر ارتھ سے کہ ہندو پنڈت اور آریہ سماجی باہم شریک ہو گئے ہیں۔ اور کئی طرح کی شرارتیں کی ہیں۔ لیکن پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

آریہ سماج ہوش کرے

میں چاہتا ہوں۔ کہ تمام انسان پورے امن و آرام کیساتھ رہیں لیکن آریہ سماج کے ہوتے ہوئے ایسا ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کا مقصد ہی یہ ہے جیسا کہ

اُسکے اخبار پرتاپ میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ "سب مذہبوں کی بڑی بڑی ہستیوں کو بدنام کرو۔ اسطرح اور مذہبوں کے لوگ آریہ سماج میں آجائیں گے۔ اور ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد ہوتے رہیں۔ تو ہندو لوگ مسلمانوں سے تنگ آکر آریہ سماجی بن جاوینگے۔ وغیرہ" میں ان باتوں کو کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں۔ کئی جگہ فساد کرانیکی کوشش کی گئی اور فساد بھی کرلیا گیا۔ اور سبھوں پر گندے حملوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ آریہ سماج دہلی میں بھگوان رام کو نیوگ سے پیدا شدہ کہہ کر ۲۲ کروڑ ہندوؤں کی دل آزاری کی گئی۔ اس پر وہاں فساد ہوتا ہوتا رہ گیا۔ در اصل بات یہ ہے۔ کہ دیانند کاہڑی قوم کے تھے۔ اس قوم میں نیوگ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے دیانند نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ نیوگ لکھ ڈالا۔ اس وجہ سے سماجیوں کو بھی نیوگ ہی نیوگ نظر آتا ہے۔ دیانند کے باپ کے کئی نام بنائے جاتے ہیں۔ اصل نام کا ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ مرنے سے پہلے دیانند کا بدن گل گیا تھا۔ بدن پر چھالے پڑ گئے تھے۔ زبان گل گئی تھی۔ تالو میں سوراخ ہو گیا تھا۔ بدن سے بڑی بدبو آتی تھی۔ میں نے اُن کی یہ حالت بچشم خود اجمیر میں دیکھی تھی۔ کیا آریہ سماجیوں کو پتہ ہے۔ کہ وہ کونسی بیماری تھی؟ اس بات کو ڈاکٹروں۔ ویدوں اور حکیموں سے پوچھنا چاہیئے۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ سب انسان باہمی محبت اور امن کیساتھ رہیں۔ لیکن آریہ سماج کی موجودگی میں یہ بات ہونی ناممکن ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کا اصول ہی یہ ہے۔ کہ "سب مذہبوں کی قابل تعظیم ہستیوں پر جھوٹے الزام لگاکر اُن کو بدنام کیا جائے۔ اور اُن مذاہب کے لوگ آریہ سماج میں شامل ہو جائیں۔ اور ہندو مسلمانوں کے فسادات کو آریہ سماج اپنی ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔" یہ اُس کی نہایت خطرناک پالیسی ہے۔ چنانچہ مشہور "روزانہ اخبار پرتاپ" لاہور مطبوعہ ۱۹ مئی ۱۹۲۴ء میں لکھا ہے۔" اگر ہندو مسلم تعلقات اسی طرح رہے۔ تو تمام ہندو آریہ سماجی ہو جائیں گے۔ ایک مضمون میں شائع ہو چکی ہے

"اگر ہندو مسلمانوں کی کشمکش جاری رہی تو ہندو سناتن دھرمی بے لبسی کی حالت میں آریہ سماجیوں کو مسلمانوں کے ظلم و تعدی سے بچانے والا سمجھ کر اپنے آپ کو ان کی شرن میں ڈال دینگے۔ اور اس طرح آریہ سماجیوں کے لئے تمام ہندوؤں کو اپنے حلقہ کو شامل کر لینے کے تمام ممکن مواقع ہیں۔ ہندو اُسے قبول کر لیں گے۔ اس واسطے نہیں کہ وہ تہ دل سے آریہ سماج کے قائل ہیں۔ بلکہ اس واسطے کہ ان کے پاس اور کوئی چارہ کار نہ ہو گا وغیرہ"

اس کے بعد ہی ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء کو دہلی میں ہولناک ہندو مسلم فساد ہو چکا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں آریہ سماجی بعد میں مسلمانوں کے ظلم کی دُہائی دیکر ہندو مظلومین کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے لگے تھے۔ لیکن میرے اعلان کی وجہ سے وہ اس میں زیادہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ جو فرقہ اپنی کسی ترقی کیلئے ملک میں ہندو مسلم فسادات کو مبارک سمجھتا ہے ظاہر ہے۔ کہ وہ کس قدر خوفناک فرقہ ہو سکتا ہے۔ تمام ہندوؤں اور مسلمانوں کو آریہ سماجیوں کی ایسی ایک خطرناک حرکات سے پورے طور پر ہوشیار رہنا چاہیئے۔ سابق لاٹ صاحب پنجاب کی یہ رائے بالکل درست ثابت ہو رہی ہے۔ کہ "اگر آریہ سماج کو دانائی سے نہ چلایا گیا تو یہ جماعت خطرناک ثابت ہو گی"۔

حیدر آباد دکن میں شرارت:۔ ایک ایسی ہی شرارت کی وجہ سے سنہ ۱۹۳۲ء میں شہر حیدر آباد دکن میں ہندو مسلم کشمکش ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔ وہاں بیرون دروازہ غازی بنڈہ محلہ بخشی گنج میں مندر شری گوپال کرشن کی چند مورتیاں توڑ دی گئیں تاکہ ہندو مسلم کشمکش پیدا ہو۔ اس کی تحقیقات کی گئی۔ تو مندر میں کئی جگہ آریہ سماج کا لفظ "نمستے" لکھا ہوا پایا گیا۔ جو عرصہ سے لکھا جا رہا تھا۔ وہاں کے اخبارات کے نمائندوں وغیرہ نے بھی تحقیقات کی تھی۔ اور سب کی رائے یہ تھی۔ کہ یہ شرارت آریہ سماج کی ہے۔ لیکن قابل افسروں نے اس شرارت کو بڑھنے نہ دیا۔ اور جب ہر دلعزیز امن پسند اعلیحضرت

نوابصاحب بہادر حیدر آباد دکن کو معلوم ہوا تو آپ کے حکم سے نئی مورتیاں بنوانے بلکہ اس کیسا تھ ہی مندر کی دیگر مرمت کیلئے بھی ایک معقول رقم عطا کی گئی تھی۔

اگر یہ آریہ سماجی لوگ ان خطرناک حرکتوں کو چھوڑ کر امن سے رہیں تو اچھی بات ہے۔ اور جب تک ایسا نہ کریں۔ انگریزی علاقہ کے افسر اور دلیسی ریاستوں کے والیانِ مُلک ان کی حرکتوں کو خاص نگرانی رکھیں۔ ورنہ ان لوگوں کی وجہ سے کئی جگہ امن کو صدمہ پہنچے گا۔

چند سال ہوئے ریاست دھول پور میں ان لوگوں کی شرارتوں سے وہاں کے مہاراجہ صاحب بہت ناراض ہوئے تھے۔ چنانچہ اُن کے حکم سے آریہ سماج کی عمارت کو ضبط کر کے اُس میں گھوڑوں کا اصطبل بنادیا گیا تھا۔ اور ہون کنڈ کی جگہ پاخانہ تعمیر کیا گیا تھا۔ تب یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز آگئے تھے۔ اور تب سے اب تک ہوش میں ہیں۔ ریاست حیدر آباد دکن میں علاقہ ریذیڈنسی کے علاوہ اور کسی جگہ ان کو لیکچر دینے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں بھی یہ لوگ اپنی شرارتوں کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں۔

نئے کلکی اوتار

یہ ہم چینتا ونی میں لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم نے کلکی بھگوان کے آنیکی خبر سموت ۱۹۸۱ وکرمی مطابق ۱۹۲۴ء میں خلقت کو دی تھی۔ اُس کے کئی برسوں کے بعد کچھ چالاک ٹگ بنتھی جھوٹے اوتار مکار لوگوں نے اپنے آپکو ہی کلکی اوتار کہنا شروع کر دیا اوڑیسہ میں ایک سادھو یہی غلط فہمی پھیلا کر ٹکے کمار ہا ہے۔ اسی طرح امرتسر کے بابا بھگوان داس اپنے لڑکے بھولا ناتھ کو کلکی اوتار مشہور کر رہے ہیں ہم نے جب کلکی بھگوان

کے آنے کا اعلان کیا۔ تو اُس سے پہلے کسی نے اپنی بابت یہ دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ اب کئی لوگ اپنے لئے جھوٹی باتیں مشہور کر رہے ہیں۔ بھگوان داس اور اُسکے لڑکے بھولا ناتھ کو میں جانتا ہوں۔ یہ دونوں معمولی پڑھے ہوئے سنسکرت بالکل نہیں جانتے ہاں لوگوں کو پیچ میں پھنسانے کیلئے چالاکیاں بہت کرتے ہیں۔ سیدھے سادے آدمیوں کے دم سے اپنی زندگی امیرانہ گزار رہے ہیں۔ اسی طرح سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں ایک مسلمان صاحب اپنے آپکو امام مہدی اور کلکی اوتار مشہور کر رہے ہیں۔ ساڈھورے ضلع انبالہ میں بھی ایک چالاک آدمی کلکی اوتار بنا بیٹھا ہے۔ جن سے ایسے لوگوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ضلع بلیا سے ایک آدمی وشنو باوا کا خط مئی ۱۹۳۸ء میں ہمارے پاس آیا ہے۔ اُس میں وہ ہم سے یہ تصدیق کرانا چاہتے ہیں۔ کہ "دراصل میں وہ کلکی اوتار ہیں" اُنہوں نے ہمارے پاس بھی آنے کو لکھا تھا۔ ہم نے اُن کو اپنے پاس آنے سے روک دیا۔ اس طرح جونپور سے ایک آدمی نے اپنے لئے بہت کچھ ڈھینگ ماری تھی۔ جب ہم نے اُن کو انکار لکھا تو اُس نے معافی مانگتے ہوئے ہمیں لکھا۔ کہ "مجھے اپنے چرنوں (قدموں) میں رکھ لیجئے میرا اس میں کلیان ہو جائیگا"۔ یا تو اوتار بن رہے تھے۔ یا قدموں کا غلام بننے کو تیار ہو گئے۔ پبلک ایسے لوگوں سے ہوشیار رہے۔ ابھی آگے آگے بہت لوگ اعلان کریں گے اور پھر یہ سب لوگ مارے جائیں گے۔

مشہور لوگوں کی رائے

ہماری چھاؤنی کی تائید میں بہت سے بڑے بڑے مہاتما اور ودوان اب اپنی رائے لکھ رہے ہیں۔ کئی نے کتابیں چھپوائی ہیں۔ کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ستیہ یگ درشن

شری ہرے رام جی برہم رشی آشرم سہارن پور (احمد آباد) کی بنائی ہوئی چند کتابیں ہمارے پاس پہنچیں۔ برہم رشی جی نے ہماری چیتاونی کی اشاعت کیلئے اسکو کئی طریقوں سے چھپوا کر اس کی پُر زور تائید کی ہے۔ رشی جی ہمارے کام سے بہت خوش ہیں۔ اسی طرح اُن کی کتاب "ستیہ یگ درشن" ہماری چیتاونی کی تائید میں ہی ہے۔

سموت ۲ ہزار یا بھاوی مہابھارت

اس نام کی ایک کتاب مشہور یوگی راج شری اُدھوت سوامی کیشوانند جی نے ۱۹۳۶ء میں لکھی ہے۔ اس میں ہماری چیتاونی کی باتوں کو (یعنی کلی یگ کا خاتمہ اور ستیہ یگ کے آنے کی بابت) زور کے ساتھ لکھا ہے۔ اب کلی یگ کو لاکھوں برسوں کا کہنے والے پنڈتوں کیخلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ اور اُنکو سخت بے وقوف بتایا ہے۔ یہ کتاب ایک کتب فروش الٰہ آباد سے ملتی ہے۔

بھاوی بھارت

شہر بنارس کے پنڈتوں نے بھی ہماری چیتاونی پر گہرا غور کیا ہے۔ شری پنڈت موہن لال جی شرما نے ایک کتاب معصومہ "بھاوی بھارت یا ستیہ یگ کا ارمبھ" لکھی ہے جسمیں کھُلے طور پر ہمارا اور ہماری چیتاونی کا نام دیکر اس کو بالکل صحیح بتلاتے ہوئے تعریف کی ہے۔ اور کلی یگ کے لاکھوں برسوں کی سخت تردید کی ہے۔ یہ کتاب ہماری چیتاونی پڑھکر ضرور پڑھنی چاہیئے۔

جے پور کے پنڈتوں کی رائیں

ہمارے ساتھ بہت جگہ کے پنڈتوں نے کلی یگ کے خاتمہ اور ست یگ کے آنیکے مضمون پر بڑے

بڑے شاستر ارتھ کئے ہیں۔ وہ کوئی جواب دے سکے اور اُن کو ہارنا پڑا۔ جے پور کے حسب ذیل مشہور راج پنڈتوں نے ہماری چیتاونی کی پُرزور تائید کی ہے۔ اُن کی ہندی تحریر کے ترجمے یہ ہیں۔

(۱) شریمان پنڈت رام چندر جی شرما شاستری پروفیسر مہاراجہ سنسکرت کالج مہاراجہ سوائی جے پور لکھتے ہیں۔ کہ "شری ۱۰۸ سوامی پنڈت راج نارائن جی کھٹ شاستری آچاریہ بھگتی یوگ آشرم فاضلکا نے اپنی لکھی ہوئی چیتاونی میں یُگوں کا حساب دیا ہے وہ شاستروں کے بالکل مطابق اور ٹھیک ہے کلی یُگ ۴۰۰۰ برس کا ہوتا ہے۔ یہ موجودہ کلی یُگ سموت ۲ ہزار وکرمی میں ختم ہو کر ستیہ یُگ آ جائیگا اُمید ہے۔ کہ آپ سے سب لوگ خاص فائدہ حاصل کریں گے۔

دستخط:۔ شاستری رام چندر شرما سابق پروفیسر سنسکرت کالج سوائی جے پور ۱۲ مارچ شکروار ۱۹۳۷ء

(۲) مہا مہوپادھیائے ودیا واچسپتی پنڈت مدھو سودن جی شرما اوجھا راج پنڈت دربار جے پور (جو پنڈت گردھر شرما شاستری مہا اُپدیشک جی کے گرو ہیں)

"آج پنڈت راج نارائن جی مجھ کو ملے اور کلکی اوتار کے آنے کے متعلق انہوں نے بہت سی باتیں کہیں اور ثبوت میں اپنی لکھی ہوئی کتاب **چیتاونی** بھی دکھائی اُس کا کچھ حصہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پنڈت جی نے تحقیقات کرنے میں سخت محنت کی ہے۔ ثبوت اور دلائل اونچے درج کر دیئے ہیں۔

دستخط:۔ پنڈت مدھو سودن شرما اوجھا ودیا واچسپتی

اسی طرح دیگر کئی ودوانوں نے اپنی زبردست رائیں دی ہیں۔ اور ۱۱سو برس کے بعد جو یُگوں کے حساب کی غلطی کو میں نے ٹھیک کیا ہے۔ اس پر بہتوں نے میری تعریف کر کے اظہار مسرت کیا ہے اب کچھ ہٹ دھرمی اور ضدی پنڈت لوگ ہیں وہ تو اُسی وقت مانیں گے جب کلی یُگ کے خاتمہ کی مصیبت اُن کے سروں پر نازل ہو جائیگی میں نے چیتاونی میں جتنی پیشنگوئیاں کی ہیں وہ سب زبردست ثابت ہو رہی ہیں۔

ہندی کی نئی چیتاونی پڑھو

ہماری ہندی میں لکھی ہوئی چیتاونی کئی بار چھپ چکی ہے ہر ایک چیتاونی کی عبارت یکساں

ہی ہے۔ صرف ۱۹۳۷ء کی چیتاونی کی نسبت ۱۹۳۸ء کی چیتاونی کے آخیر میں چند سطور
زیادہ کی گئی ہیں۔ لیکن مطلب ہر جگہ وہی ہے۔ کاشی کے پنڈتوں نے چیتاونی کی
تائید میں جو "بھاوی بھارت کتاب" لکھی ہے۔ اُس میں اُنہوں نے لکھا ہے۔ کہ یہ کتاب
اصل کتاب چیتاونی کی اکثر مختصر عبارت کی تشریح ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر میں چیتاونی
کی کچھ تشریح کر دوں۔ تو پھر اُس کو ہر ایک عام شخص آسانی سے سمجھ سکے گا۔ لہذا مول چند
رام کرشن بک سیلرز گوڑ گانوہ نے جولائی ۱۹۳۸ء میں جو چیتاونی چھپوائی ہے۔ میں اُس
کو ردی کر کے نئی ہندی کی چیتاونی لکھتا ہوں۔ پبلک کو اس کے پڑھنے سے بیشمار
معلومات حاصل ہوں گی۔ یہ چھپ چکی ہے۔ ہم نے رام کشن کو چیتاونی اس شرط پر
چھاپنے کو دی تھی۔ کہ وہ معمولی قیمت رکھ کر خرچ نکال لے اپنا غریبانہ گذارہ کر کے
آمدنی میں سے بھگتی پرچار کے لئے ایک خاص حصہ دے۔ لیکن اُس نے
اس کو صرف اپنے بیوپار ہی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ اس
نئی چیتاونی میں پہلی چیتاونی تو پوری ہی ہے۔ البتہ نئی معلومات زیادہ
ڈالی گئی ہیں۔ اس کے پڑھنے سے آئندہ کئی برسوں کے ہونیوالے حالات بھی
ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب ہر ایک گھر میں رہنی چاہیئے۔ اب پہلی چیتاونی پڑھنے کی ضرورت
نہیں ہے۔

نارائن ترنگ

ہماری بنائی ہوئی بھجنوں کی کتاب نارائن ترنگ ہر جگہ
ہری کیرتنوں میں بھجن گانے کے لئے بہت پسند کی
گئی ہے۔ یہ چھپ چکی ہے۔ لیکن اب ہم نے اس
میں مزید بھجن بڑھائے ہیں۔ اور اب نئی چھپی ہے۔ نارائن ترنگ کے بھجنوں کی ترکیب
نہایت عمدہ بنا دی ہے۔ ان بھجنوں سے گھر گھر ہری کیرتن ہونے چاہئیں۔

بھگتی سار:۔ بھگتی کیا ہے؟ کیسے کرنی چاہیئے؟ اس کا خاص درجہ۔ ہری کیرتن کیا

ہے۔ شاستروں کے حوالہ جات دیکر سب باتیں ثابت کی گئی ہیں۔ بھگتی کے مضمون پر ایسی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ پچھلی بھگتی سار میں کئی غیر ضروری باتیں اُس زمانے کے مطابق لکھی گئی ہیں۔ اب ہم نے اُن کو نکال کر اُن کی جگہ تمام ہی نہایت ضروری و مفید معلومات ڈالی ہیں۔ بھگتی بھاؤ رکھنے والوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اس پر عمل کر نیسے انسان کو مکتی تک مل سکتی ہے۔ اب پچھلی بھگتی سار کو چھوڑ کر پبلک یہ نئی بھگتی سار پڑھے۔ قیمت پانچ آنہ۔

ملنے کا پتہ: لالہ اننت رام بھاٹیہ۔ پروپرائٹر کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلرز سید مٹھا بازار لاہور

ضروری اِعلان

ہماری عمر کا آخری حصہ ختم ہو رہا ہے۔ ہم یہ ضروری اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے بعد ہماری بر تازہ تصنیف کردہ کتب چنتامنی بھگتی سار۔ نارائن نر تنگ دیوان اِرمان وغیرہ (ہندی اردو گورمکھی وغیرہ زبانوں میں) صرف لالہ اننت رام جی بھاٹیہ پروپرائٹر کرشنا اینڈ کمپنی سید مٹھا بازار لاہور ہی چھپوا کر فروخت کر سکیں گے۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

راقم سوامی راج نارائن کھٹ شاستری حال لاہور۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء

اُردو کی چنتامنی

ہندی کی پچھلی چھپی ہوئی چنتامنی میں ہم نے اُردو کی چنتامنی چھپوانے کا

ذکر کیا تھا۔ اُردو خواں لوگوں کے لئے یہ اُردو کی چیتیاونی چھپوائی جاتی ہے۔
اس میں سنسکرت کے اصل حوالہ جات نہیں ہیں۔ اور وہ عبارت بھی نہیں
ہے۔ جو سنسکرت پڑھے ہوئے کے لئے ہی ضروری ہو سکتی ہے اُردو خواں
اس کو پڑھ کر۔ فائدہ حاصل کریں۔
ہندی کی چیتیاونی کی طرح کوئی شخص ہماری اس اُردو کی چیتیاونی
کو بھی چھپوا نہیں سکتا۔ اس کی قیمت وہی ۸ رفی کاپی ہے۔

شاستر ارتھ کا چیلنج

اس طرح ہماری باتوں کا دلائل کے ساتھ فیصلہ کاشی اور دوسری جگہوں
کے مشہور محقق کر چکے ہیں۔ اور بہت پنڈت شاستر ارتھ میں ہار چکے ہیں۔ اگر اب
بھی کسی کو شاستر ارتھ کرنے کا حوصلہ ہو۔ تو اس کے انتظام پر ہم ہر وقت خوشی
سے تیار ہیں۔ ہماری کتاب چیتیاونی (ہندی اُردو۔ گورمکھی زبان میں)
اننت رام بھاٹیہ مالک کرشنا ایجنسی کوسید مٹھا بازار لاہور سے منگوا کر ضرور پڑھنی
چاہیئے۔ اور عقلمند لوگوں کو اس کا پرچار کرنا چاہیئے۔

ہوشیار رہو

کئی آدمی ٹکہ کمانے کے لئے چیتیاونی چھپوا کر فروخت کرتے رہے ہے۔ کیونکہ یہ کتاب
بڑی دھوم ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ ایسے لوگ قانون
کے خلاف جرم کرتے رہے ہے۔ اگر میں نے اُن پر دعوے کر دیا۔ تو اُن کے

بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ جن لوگوں نے میرے نام کا حوالہ دیکر چیتاونی چھپوائی تھی۔ اگرچہ انہوں نے میری منظوری نہیں لی۔ مگر وہ معافی کے مستحق ہیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی کروا دیا ہے۔ وہ عنقریب چھپنے والی ہے۔ جو اننت رام بھاٹیہ مالک کرشنا اینڈ کو بک سیلرز سید مٹھا بازار لاہور سے ملتی ہے۔

ضروری نوٹ

اب اگر کوئی ہندی یا اردو۔ انگریزی گورمکھی یا اور کسی دوسری زبان میں چیتاونی چھپوانا چاہیں۔ تو اننت رام بھاٹیہ مالک کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلرز سید مٹھا بازار لاہور سے منظوری لے لے ورنہ اس کو نقصان اٹھانا پڑیگا۔ یہ چیتاونی گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے۔ اگر کوئی اننت رام بھاٹیہ کی منظوری کے بغیر چھپوائیگا۔ تو وہ قانوناً ذمہ وار ہوگا۔ یہ چیتاونی ساری یا اس کا کوئی حصہ اوّل بدل کر چھپوانا قابل جرم ہے میری تصانیف شدہ کتب چیتاونی بھگتی سار۔ نارائن ترنگ دل لہر ان ارمان وغیرہ (ہندی اردو۔ گورمکھی۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں) کے حقوق ہمیشہ کے لئے اننت رام بھاٹیہ مالک کرشنا اینڈ کو بک سیلرز سید مٹھا بازار لاہور کو دیئے ہیں۔ ان کتابوں میں سے کسی بھی کتاب کو کوئی انسان اننت رام بھاٹیہ کی اجازت کے بغیر نہیں چھاپ سکتا ہے۔ میرے نام سے یا میری طرف سے کوئی انسان کسی سے خط و کتابت کرے تو وہ جھوٹا سمجھنا چاہیئے۔

پرم ہنس ۱۰۸ شری سوامی

راج نارائن جی کھٹ شاستری جوتش بھوشن بھگتی یوگ آچاریہ حال لاہور مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء

بھجن

کلکی روپ جنم ہری پایو - ٹیک

پنڈت وشنو دت کے گھر میں سویم آپ پرگٹایو
آدن کے لئے بات نکٹ تھے بھگتن مان بڑھایو
دھرم کرم ہوئے ناش جگت سے ادھک پاپ اب چھایو
سموت دو ہزار وکرم میں کلی انت سمے آیو
شراون کرشن اماوس کے دن پھر یگ پلٹا کھایو
گووند جی نے درشن دیکر سویم مجھے بتلایو
کیول وہی جن سکھ میں رہیں جن ہری پریم لگایو
ست یگ یتی ودیا لے جگ میں دھرم روپ پھیر چھایو
جاگو جاگو دنیا والو کاہے جنم گنوایو
نارائن نے بھگت جنن کو شبھ سماچار سنایو

نس دن گووند کے گن گانا - ٹیک

گووند روپ کا دھیان لگا کر۔ گووند ہی بن جانا
ہری بھگتی کلی یگ کا دھرم ہے۔ کرم نہ یوگ نہ گیانا
گووند پرمانند روپ ہیں۔ یہ نشچے ہم جانا
نارائن ہم دھیہ تیاگ کر۔ اجر امر پد پانا

پریم سنگم مارگ نہیں پریم چھرے کی دھار
ہری ملن کے کارنے پہلے سیس اتار
پریم بھگتی کی جان ہے پریم ہی سے ہری پائے
پریم بنا پہنچے نہیں شُشک گیانی رہ جائے

اپنا آپ مٹا کر اجر امر پد پاؤ ۔۔۔ نارائن ہری پریم میں ہری روپ بن جاؤ
گووندجی سے ہے بڑا گووندجی کا دھام ۔۔۔ گووندجی پہنچت نہیں پہنچت اُن کا نام
بھگتی رس جس پی لیا پھر نہیں اور سہائے ۔۔۔ اس مدرا کے پان سے روم روم چھک جائے

ہری کیرتن کرو

یہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق کئی سال ہوئے سب سے پہلے میں نے اعلان کیا تھا۔ اس کے چند سال بعد یورپ کے مشہور سائنسدانوں مسٹر شیرو۔ مسٹر ایچ نیلر۔ مسٹر روماں رولاں مسٹر لڈبن ڈرف وغیرہ نے بھی اعلانات کئے تھے۔ کہ چند برسوں میں دُنیا ختم ہو کر ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی لاہور کے ایک لیکچر میں کہا تھا۔ کہ یہ دنیا پانچ سال کے بعد بدل جائے گی۔ تمام آثار بھی ایسے ہی نظر آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کے مجدد اکبر بحرین نے چند ماہ پہلے اعلان کیا تھا کہ حضرت محمد صاحب کی پیشینگوئی ہے۔ کہ جب ایک زرد رنگ اور چپٹی ناک والی قوم دیوار سکندری سے پار ہو گی۔ اُس کے بعد قیامت آئے گی۔ دُنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی"۔ چنانچہ جاپان دیوار سکندری سے پار ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب وہ زمانہ انقلاب جلد آنے والا ہے۔ اسی طرح بائیبل وغیرہ کتابوں میں بھی یہی لکھا ہے۔ جیسا کہ بائیبل میں لکھا ہے "روس کو عالمگیر رسوخ حاصل ہو رہا ہے۔ جس کا برطانیہ سے مقابلہ ہو گا۔ اور اگرچہ

بڑا ہولناک زمانہ آئے گا۔ لیکن مجھے ذرا شک نہیں ہے کہ سلطنت برطانیہ غالب رہے گی۔ خدا نے ماضی میں بھی برطانیہ سے کام لیا ہے۔ اور آئندہ بھی لے گا۔ پادری جے ڈبلیو پوپ نے ایک دفعہ یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ مصر کے بڑے مینار کے اندر روحوں سے بات چیت کے لئے ایک بیٹھک کی جائے۔ اُنہوں نے اخبار سنڈے ایکسپریس کے قائم مقام سے بیان کیا۔ کہ دُنیا کے گذشتہ کے زمانہ کے متعلق روحوں نے مختلف پیغامات دیئے ہیں۔ ایک پیغام یہ ہے۔ کہ ویمبلے تباہ ہو جائیگا۔ اور ایک یہ ہے کہ تمام جنوبی انگلینڈ سمندر میں غرق ہو جائیگا۔ الغرضیکہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم آنیوالا ہے اس سے بچنے کیلئے سب لوگ پورے امن و امان اور باہمی محبت سے رہیں۔ اور خدا کی عبادت میں مصروف رہا کریں۔ بداعمالیاں ترک کر دیں۔ ہمارے ہاں شریمد بھاگوت اور کلکی پران وغیرہ میں تو ان امور کی بابت وضاحت سے لکھا ہوا ہے۔ میں باہر روحانیت کی اشاعت اور ان امور کے سمجھانے کیلئے جایا کرتا ہوں دیگر عام لوگ بھی ایسا کیا کریں۔

ساتویں منومنتر کی اٹھائیسویں چترُیگی کے کلی یُگ میں ۴۴ برس باقی تھے جب یہ چھپا تو فی ۵ ہزار کاپی چھپی۔ فقط

راج نارائن ارمان دہلوی

معرفت

کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلر سید مٹھا بازار لاہور

خطرناک انقلاب اور ہمارا فرض

آج سے سولہ سال پہلے شری سوامی جی چیتنیاونی علانیہ طور پر دنیا بھر کو دے رہے ہیں۔ کہ "شری کلکی بھگوان (حضرت امام مہدی صاحب) کا جنم ہو چکا ہے اور وہ سموت ۱۹۹۹ وکرمی وساکھ میں ظاہر ہو جائیں گے۔ اور سموت ۲ ہزار وکرمی میں کلی یگ ختم ہو کر ستیہ یگ آنیوالا ہے"۔ یہ پیشینگوئی شری سوامی جی کی اپنی ہی طرف سے نہیں۔ بلکہ ہر ایک مذہب کے حوالہ جات دیکر ان کو ثابت کر کے دکھا دیا ہے۔ اب ان باتوں کا مذاق اڑانے والے بیوقوف اور ہٹ دھرمی لوگ بھونچال۔ پانی کی باڑھیں۔ عالمگیر جنگ۔ پلیگ۔ طوفان۔ بے کاری۔ بیوپار کی حالت دیکھ دیکھکر حیران ہوتے ہوئے اپنے دلوں میں یہ خیال جما رہے ہیں۔ کہ یہ جو کچھ چیتناونی میں اس زمانہ کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ وہ بالکل ٹھیک ثابت ہو رہا ہے تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ اب وہ اس کو اپنے آپ ہی مان رہے ہیں۔ آنے والے تین سالوں میں نہایت خطرناک انقلاب ہونے والا ہے۔ جس سے بچنے اور بھگوان کلکی تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس بھگتی کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ ہم بیوقوف اور جہالت میں پڑے ہوئے۔ پنڈتوں کی کچھ نہ سنیں اور بد اعمالیاں ترک کر کے صدق دل سے بھگوان (الشہود) کی بھگتی جلدی ہی شروع کر دیں اور ان کا

ہر روز کیرتن کیا کریں۔ کیونکہ کلی یگ کا دھرم بھگتی ہی ہوتا ہے۔ دیکھو۔
شریمد بھاگوت ۱۱-۱۴-۲۱ مطلب یہ ہے میں جو پیارا آتما روپی ہوں۔ صرف
شردھا سے پیدا ہونے والی اننیہ بھگتی سے ہی ملتا ہوں میری بھگتی چنڈال تک
سب لوگوں کو پاک کر دیتی ہے جسطرح میں بھگتی سے انسان کے قابو میں آتا ہوں
ایسے یوگ۔ گیان۔ دھرم۔ وید پڑھنے۔ تپ کرنے اور تیاگ سے ہے۔ ادھو نہیں آتا
نارد گیتا اشلوک ۔۲۔ ستیہ یگ میں، تو ستیہ میں لولین (ایک جان) ہونے سے تریتا
یگ میں دھیان سے اور دواپر یگ میں ہوم اور یگیہ سے کلیان ہوتا ہے۔ مگر کلی
یگ میں تو میری بھگتی ہونے ہی کلیان کا حق دار ہو جاتا ہے۔
بھگتی کا شروع کرنے والا بھگت سب سے پہلے یہ کرے دیکھو کلکی پران
۳-۱۱-۲-۳۔ سنسار کے مایا تنتر کو جاننے والا بھگت اونچی عقل سے۔ آنکھ۔
کان۔ ناک۔ جیبھ۔ کھال۔ اور من ان چھ اندریوں کو روک کر پوری شردھا (یقین)
سے گورو کے چرنوں میں سر ٹیک دے۔ کیونکہ
کلکی پران ۳-۱۱-۳-۳۔ گورو کے خوش (پرسن) ہونے پر خود بھگوان (ایشور)
خوش ہو جاتے ہیں۔ لیکن آج کل لوگ گورو دھارن کئے (بنائے) بغیر اپنے
آپ ہی بھگتی جیسے مشکل اور بہت گہرے رستہ میں چل پڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے
ان کو کسی طرح کی کامیابی نہیں ہوتی۔ نارد گیتا اشلوک ۳۔ ہے نارد
انسان جب تک گورو نہیں کرتا ہے۔ تب تک نجات حاصل نہیں کر سکتا اسلئے
گورو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ گورو کے بغیر کوئی کام پورا نہیں ہوتا۔
بھگوان بھی گورو بنانے کا حکم کرتے ہیں لیکن اکثر لوگ اس کو برا اور اپنی
بے عزتی سمجھتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ پرانے زمانہ میں سب بھگتوں کے گورو تھے
اور گورو کا درجہ بھگوان (ایشور) کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو۔

شونیا اُپنشد ۶-۲۳- جس آدمی کی دیوتا کی اُونچی بھگتی ہو- جیسے دیوتا میں بھگتی ہو- ویسے گورو میں بھگتی ہونی چاہیں-

آجکل بھگتی کا ہونا بالکل نہیں رہا- یہی سبب ہے- کہ روحانیت سے بھی ہندو اور زیادہ ترسناتن دھرمی خالی ہو گئے ہیں- پھر ممکشو اور جیون مکت (درویش) آدمی آجکل کہاں دکھائی دے سکتے ہیں- ویسے تو ہر ایک یُگ میں بیج ناش نہیں ہوا کرتا- کلی یُگ میں بھگتی کے سوائے اور کسی طریقہ سے نجات مل ہی نہیں سکتی- یہ وید شاستروں کا اٹل (پختہ) سدھانت ہے- اور نہ ہی آدمیوں میں بھگتی کی طاقت کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے روحانیت اور زندگی کی طاقت اور دُنیاوی ترقی ہو سکتی ہے بھگتی (عشق الہٰی) کے متعلق علم بھگتی سار نامی کتاب پڑھیں اس کتاب میں شری سوامی جی نے وید شاستروں اور اپنے انوبھو سے یہ بتایا ہے- کہ بھگتی کیا ہے اور کیسے کرنی چاہیں- کلی یُگ میں بھگوان کے درشن کیسے ہو سکتے ہیں- اور ہری کیرتن کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے- اور کیسے ہونا چاہیئے- وغیرہ وغیرہ- قیمت پانچ آنہ (اُفوٹ) جو لوگ دھرم ارتھ تقسیم کرنے کو جیتا دنی چھپوانی چاہیں- وہ پہلے مجھ سے بذریعہ خط پوچھ لیں- اننت رام بھاٹیہ (پبلشر) منتری شری بھگوت بھگتی سبھا لاہور-

—————— ۱۰۱ ——————

پیالہ پریم ہری رس پینا

جیون پا کر بھگتی نہ کینی — یہ جینا کیا جینا
آیو وتیت کری وشیئن میں — یہ کینا کیا کینا
وہ پد پاؤ جس کو پا کر — نہ مرنا نہ جینا
اَب تک تم نے گورو پا کر بھی — اپنا روپ نہیں چینا
اننت رام جب جی گھبرایا — کرشن نام جپ لینا

اطلاعِ عام

روزانہ ملاپ لاہور مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء سب صاحبان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ شری ۱۰۸ سوامی پنڈت راج نارائن ارمان دہلوی کھٹ شاستری بھگتی یوگ آچاریہ جی فاضلکا کی تازہ تصنیف کردہ کتب ہر زبان (ہندی اُردو گورمکھی انگریزی وغیرہ) کی چینیاونی۔ بھگتی سار۔ نارائن ترنگ۔ دیوان ارمان وغیرہ کا طبع کرنیکا حق مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مجھ کو عطا کر گئے ہیں۔ جن کی قلمی تحریر میرے پاس موجود ہے۔ لہٰذا بسب صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ کوئی صاحب میری منظوری کے بغیر مندرجہ بالا کتب کو چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ کرے اور نہ ہی ان کتب کا کوئی حصہ ادل بدل کر چھاپے یا چھپوائے اگر کوئی میری منظوری کے بغیر ایسا کرے گا۔ تو وہ قانوناً میرے نقصان خرچہ وہرجہ کا ذمہ وار ہوگا۔

اننت رام بھاٹیہ پروپرائٹر کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلرز بدمیٹھا بازار لاہور

اننت پریم

یہ کتاب بھجن کیرتن کی اُردو ہندی بھاشا میں ہے اس میں بھگت اننت رام جی منتری شری بھاگوت بھگتی سبھا اور جنرل سیکریٹری ہری کیرتن کلکی سبھا لاہور کے بنائے ہوئے وہ پریم بھرے بھجن ہیں۔ جو آپ نے بھگتی کی ترنگ میں کہے ہیں۔ اس میں بھگوت پریم گیان وگیان اور ویراگیہ ہی بھرا ہوا ہے۔ مندرجہ بالا نمونہ کا ایک بھجن دیا گیا ہے۔ یہ بھجن ہری کیرتن میں گانے کے قابل ہیں۔ ضرور پڑھیں۔ قیمت چار آنہ ٭

قابل توجہ اطلاع

ہر ایک صاحب کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے۔ کہ آپ آرڈر دیتے وقت اپنا پتہ صاف صاف ہندی اردو یا انگریزی زبان میں لکھا کریں۔ بہت سے آرڈر پتہ صاف نہ پڑھنے کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکتے ہیں۔ چوتھائی قیمت پہلے آنی چاہئے جسقدر کتابوں کی ضرورت ہو۔ تاجرانہ نرخ سے منگوا کر فائدہ اٹھاویں۔ ایک کتاب کے خریدار کو چاہیئے۔ کہ قیمت کیساتھ دو آنے کے ٹکٹ ڈاک خرچ کیلئے بھیج دیویں۔ یعنی قیمت ۸ + ۲ = ۱۰ آنہ بھیج دیں۔ ورنہ بذریعہ وی پی خرچ زیادہ کرنا پڑے گا۔ اگر آپ اپنی تجارت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ یا آپ دو سو روپیہ ماہوار کمانا چاہتے ہیں۔ تو پھر آپ کو دیر ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہماری مشہور کتاب چیتاونی وغیرہ کتابوں کی ایجنسی لیکر اپنے کام کو بڑھائیے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپکی آمدنی میں کتنا فائدہ ہو گیا ہے ایجنسی کے نرخ نیچے لکھے پتہ سے مفت منگوائیں۔

کرشنا اینڈ کمپنی پبلشر و بک سیلر
بازار سید مٹھا لاہور

نارائن ترنگ

یہ کتاب بھجن کیرتن کی ہندی اُردو زبان میں ہے۔ اس میں پرم ہنس شری
۱۰۸ ...دانی پنڈت راج نارائن جی کے بنائے ہوئے۔ وہ پریم بھرے بھجن ہیں۔
جو ... گتی کی ترنگ میں کہے ہیں۔ اور جن کے گانے سے کئی بار آپ
کے سامنے بھگوان کرشن ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہری کیرتن میں گانے کیلئے یہ
... ت لوگوں نے بہت ہی پسند کئے ہیں۔ ان بھجنوں میں بھگوت پریم
... آتم گیان۔ برہم گیان بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ گھروں میں
استریاں بھی ان بھجنوں کو گا کر بہت خوش ہوتی ہیں۔ ۲ ہزار کاپی پہلے ایڈیشن
کی ہا... ل ہاتھ نکل گئی ہے۔ اب اس کی بڑی مانگ دیکھ کر اس کا نیا
... چھپ گیا ہے۔ جس میں آپ نے اپنے نئے منقنا طیسی بھجن بھی
شا... کر کے ۴ سو کے قریب بنا دیئے ہیں۔ ضرور منگوا کر پڑھیں۔
قیمت اُردو ہندی دونوں میں فی جلد ۱۰ار

ملنے کا پتہ

کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلر

بازار سید مٹھا لاہور

المطبع غلام ... کانتو جگ منتی لاہور

اُستادِ سخن یعنی دیوانِ ارمان

مشہورِ عالم صاحب کشف طوطیٔ ہند پنڈت راج نارائن جی ارمان دہلوی کھٹ شاستری کا پاکیزہ کلام جس کے دیکھنے کو ہمارے ملک کے ادب نواز اصحاب کی آنکھیں ترستی تھیں۔ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔ آپ ہندوستان کے مایۂ ناز شاعروں میں سے ہو گزرے ہیں جنہیں صحیح طور پر حضرت داغ دہلوی کا جانشین مانا جاتا ہے۔ آپ کے کلام سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک قادر الکلامی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے۔ اور شعراء کے کلام تو فقط سخن فہم اصحاب کی ادبی پیاس کو بجھاتے ہیں لیکن طوطیٔ ہند پنڈت راج نارائن صاحب دہلوی کا کلام شعراء کیلئے بھی بمنزلہ اُستاد کام دینے کا دعویدار ہے۔ بڑی بڑی سنگلاخ زمینوں میں پیدا از فکر سے کام لینا اُستاد ارمان صاحب ہی کا حصہ تھا۔ ادبارِ دورِ حاضرہ کی خوش نصیبی ہے۔ کہ ارمان صاحب نے اپنی علالت کی اثنا میں اپنے کلام کو ترتیب دینے کی زحمت گوارہ فرمائی اور اپنے مرنے سے پہلے اپنا دیوان طبع کرا گئے۔ شعرائے سخن کے دلدادوں کیلئے لازم ہے۔ اس نسخہ کو ضرور خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ یہ ان کیلئے شمع ہدایت کا کام دیگا۔ اور فن شاعری کے محاسن سے خبردار کریگا۔

قیمت ایک روپیہ ۴ عہ

ملنے کا پتہ

کرشنا اینڈ کمپنی بک سیلرز سید مٹھا بازار لاہور